M.A.LIBRARY, A.M.U.
U49065

ترانۂ ناصر

۹۰۶۵
CHECKED-2002

حمد و ثنا خداوند کلام مع کلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھوں مدح مداح ختم الرسل
جو کلی و جزئی کا ہے جزو و کل

عدم سے وجود اس نے موجود کر
خدائی کو اپنی کیا مشتہر

ہر اک شئے اسی کی ہے تسبیح خوان
وہی باغ عالم کا ہے باغبان

ہر اک گل مین ہے رنگِ وحدت کی بو
کھلا ہے انہین سے گلستانِ ہو

احد ایک اور ایک احمد لقب
وہ ہے عینِ رب اور یہ عینِ عرب

چمن مین ہے چلتی اسی کی ہوا
اسی کی ہوا مین ہے باد صبا

ضیا ہے اوسی کی دل و داغ مین
فضا ہے اوسی کی گل و باغ مین

ہے صنعت سے لبریز اس کی چمن
کہین یاسمن ہے کہین نسترن

ہے ہر غنچۂ دل مین اس کی بہار
ہے ہر صفحۂ گل پہ اس کا نگار

ہے ہر چیز سے ذات اس کی غنی
سزاوار اسی کو ہے کبر و منی

گدا کو کرے ایک دم مین امیر
کرے شاہ کو ایک پل مین فقیر

ہے فانی ہر اک چیز اس کے سوا
وہی تھا وہی ہے وہی ہو سدا

دکھا کر سرِ طور وحدت کا نور
کیا تاب و طاقت سے موسیٰ کو دور

دیا ایسا معجزہ تھا پھر عصا
کبھی تھا درخت اور کبھی اژدھا
عطا کرکے یوسف کو حسن نکو
دیا غم زلیخا و یعقوب کو
وہ لوہے کو اپنے ید پاک سے
کرے ہاتھ مین موم داؤد کے
کند گلشن آتش بروئے خلیل
کشد رخت فرعون سوئے رود نیل
دئے آب طوفان مین منکر ڈبو
رکھا حفظ مین حضرت نوح کو
کئے گرچہ پیدا بہت انبیا
محمد کو پر سب سے افضل کیا
الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

نعت محبوب خدا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

محمد وہ محبوب ذات خدا
محمد وہ شاہنشہ دوسرا
محمد وہ رنگ رخ برتری
محمد وہ تاج سر سروری
محمد سر سرفرازان دین
محمد در تاج اہل یقین
محمد وہ عالم کا مطلوب دل
وہ محبوب حق رونق آب و گل
محمد وہ ابر کرم بحر جود
وہ آہنگ رحمت وہ رنگ نمود
محمد وہ سالار ہر دوسرا
وہ شمع رسالت وہ نور ہدا
محمد وہ نور رخ انبیا
محمد وہ طور جمال خدا
بھلا اس کی ناصر ہو تعریف کیا
مضمون ہو جو شان لولاک کا
کوئی اس کی کیونکر ثنا کر سکے
ہے طٰہٰ و یٰسین جس کے لئے
گئے آئے وہ عرش پر آن مین
کوئی لکھ سکے انکی کیا شان مین
بہار گل و لالہ و مرغزار
ہے فیض رسول خداوندگار
یہ رنگ گل و لالہ و یاسمین
ہے عکس رخ سید المرسلین
رہی وقف تعظیم ہر شے مدام
شجر اور حجر جھک کے کرتے سلام
اشارہ سے اک روز اُنکے شجر
زمین سے اکھڑ کر گرا پاؤن پر
جو انگلی سے اک شب اشارہ کیا
مہ چاردہ کو دو پارہ کیا
تناول کیا لقمہ جب گوشت کا
دہن مین لوا لے نے نالہ کیا

کہ مجکو نہ کہا اے حبیبِ خدا
کہ مین سربسر زیر بین ہون بھرا

رسولِ خدا سے ہوئے آشکار
اسی طور کے معجزے بے شمار

کہون کیا کہ طاقت زبان مین نہین
محمد کا ثانی جہان مین نہین

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

ہوا ہے یہہ الہام حق بر محل
کہ پڑھ نعت احمد مین ناصر غزل

غزل

محمد سے پُر نور ہے دو جہان
محمد ہے زیبِ زمین و زمان

محمد سے پنہان نہین کوئی شے
محمد پہ ظاہر ہے رازِ نہان

محمد ہے نورِ رُخِ معرفت
ہے سب عارفون کا وہی جان جان

محمد نہ ہوتے تو کچھہ بھی نہ تھا
ہوئے وہ تو پیدا ہوئے دو جہان

محمد کا جو شیفتہ ہو گیا
ہوا شیفتہ اُسکا ربِّ جہان

گل و لالہ ہو یا ہو شمس و قمر
محمد کا جلوہ ہے ہر سو عیان

رسائی تہی موسیٰ کی تا کوہِ طور
رسائی محمد کی تا لامکان

جو در کا گدا ہو گیا آپ کے
ہوئی خاکِ پا اُس کی تاجِ شہان

خدا کے لئے لب ہلا دے ذرا
ترے لب پہ قربان کون و مکان

دو عالم کے سلطان خدا کے لئے
بنا میرا دل قبلۂ راستان

ہے ناصر کفِ ہجر سے سینہ چاک
نگاہِ کرم یا شہِ انس و جان

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

اشعار بنظرِ ترغیبِ اتباعِ رسولِ مقبول و اُلفتِ اصحاب و بتول

محبو یہ جب بات ثابت ہوئی
کہ محبوبِ حق ہین ہمارے نبی

تو لازم ہے سب دین و دنیا کے کام
مطابق ہون فعلِ نبی سے تمام

ہوئے جس سے راضی شہِ دوسرا
تو لاریب راضی ہے اُس سے خدا

محبت رکھو آل و اصحاب سے
تمام اُنکے ازواج و احباب سے

کہ حق نے کیا قدرتِ پاک سے ۔۔۔ پیمبر کو اور اُن کو اک خاک سے
الٰہی ہزاروں درود و سلام ۔۔۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھوں نعت میں وہ غزل جھوم کر ۔۔۔ کہ حوریں فدا ہوں قدم چوم کر

غزل

میں ہوں جان و دل سے فدائے نبی ۔۔۔ طلبگارِ نورِ لقائے نبی
جبین ہو مری اور درِ پاک ہو ۔۔۔ مرا سر ہو اور نقشِ پائے نبی
مرے دیدہ و دل کے ارمان ملیں ۔۔۔ میسر ہو گر خاکِ پائے نبی
پہنچ جائیں گے کل سلاطیں سے قبل ۔۔۔ بہشت بریں میں گدائے نبی
جدا ہے دو عالم سے ناز آپکا ۔۔۔ نرالی ہے سب سے ادائے نبی
نکیوں صبحِ معنی ہو حسنِ کلام ۔۔۔ یہ ہے ایک برقِ ضیائے نبی
سلاطین دنیا کا سُلطان ہے وہ ۔۔۔ بنا ہے جو دل سے گدائے نبی
ہوائے دو عالم کا کیا مجھکو کام ۔۔۔ ہے مرغوب دل کو ہوائے نبی
مرے نام پر کیوں نہ شیدا ہوں سب ۔۔۔ ہوں شیدائے حسنِ لقائے نبی
مدینہ میں لیجا کے مجکو دکھا ۔۔۔ الٰہی وہ دولت سرائے نبی
مجھے بخش میرے محبوں کو بھی ۔۔۔ الٰہی بحقِ رضائے نبی
پہنچ جائے ناصر بھی یثرب میں جلد ۔۔۔ برائے خدا و برائے نبی
الٰہی ہزاروں درود و سلام ۔۔۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام

در منقبت عظمت و انوار خلفائے محبوب پروردگار رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین

روایت ہے یہ جب بوقت نکو ۔۔۔ کیا خلق خالق نے جبریل کو
تو کی عرض حق سے یہ جبریل نے ۔۔۔ کہ پیدا کیا مجھسے پہلے کسے
کہا خالقِ روح و اجسام نے ۔۔۔ ادھر دیکھہ کیا ہے ترے سامنے
نظر آیا جبریل کو ایک نور ۔۔۔ ہوا دید سے جس کی بیحد سرور

چپ و راست اُس نور کے چار نور
نظر آئے پھر اور اسے ذی شعور

کہا نور کس کا ہے یہہ اے خدا
منور دل و دیدہ جس سے ہوا

خطاب آیا گر کشف منظور ہے
یہی میرے محبوب کا نور ہے

یہی علتِ بودِ دارین ہے
یہی زینتِ باغِ کونین ہے

جو گرد اُس کے ہین چار نور اے امین
یہ ہین نور خلفائے سلطانِ دین

یہ ہین دوست چارون مرے دوست کے
عدو ہین یہ بیشک عدو کے مرے

یہ نور نبی سیّد المرسلین
اسے سب سے اول سمجھہ اے امین

ہے ہر جزو و کل سے مُقدم یہی
مکرم یہی ہے معظم یہی

یہ ہی ہین نورِ رخِ عارفان
یہی ہے سرورِ دل عاشقان

یہی ہے وہ محبوبِ مطلق مرا
یہی ہے وہ مطلوبِ برحق مرا

یہی ہے وہ زیبِ بتانِ جہان
اسی کے لئے ہے زمین و زمان

نہ کرتا اگر اس کی جلوہ گری
تو کرتا نہ پیدا یہہ حور و پری

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

پڑھون نعت مین اور یہی اک غزل
کہ ہے دل مین شوق شۂ لم یزل

غزل

دو عالم کے سرتاج خیر الانام
رسولِ مکرم علیہ السّلام

کرون کیا تقرب کا اُنکے بیان
کہ ہے قاب قوسین ادنیٰ مقام

نہ ہوتے جو وہ باعثِ کائنات
نہ ہوتا نظامِ جہان کا نظام

نہ تھی وہم کی بھی جہان دسترس
خرامان گئے وان وہ گردون خرام

وہ شاہ دو عالم وہ ابرِ کرم
شفیع اہل عصیان کے روزِ قیام

وہ نور محمّد وہ مہرِ ابد
وہ حق کی تجلی وہ طورِ کلام

وہ زیبا بہارِ گلستان دین
وہ رعنا نگارِ جہانِ حرام

چمن زارِ کونین کے رنگ و بو
وہ دارین کے شاہ عالی مقام

درود اُنپہ اور آل و اصحاب پر
پڑھو مومنو رات دن صبح و شام

ہے مداح اُنکا خدائے کریم — نہ دم مار ناصرؔ زبان اپنی تھام
الٰہی ہزاروں درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام

بیان تخلیق دو جہان بباعث نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا حق کو منظور کرنا عیان — جو نور شہنشاہ کون و مکان
تو نورِ نبی سے کیا جلوہ گر — جمالِ گل و حسنِ برگ و شجر
بنا پھر تو یون گلشنِ دوسرا — کہ اُس نور کو چار حصّے کیا
کیا ایک حصّے سے پیدا قلم — دکھائی اُسے شانِ حسنِ قدم
بنی لوح پھر دوسرے جزو سے — ہوئے نورِ وحدت کے جلوے جُدے
بنا جزوِ ثالث سے عرشِ عظیم — کیا اُس کو محکم بحُسنِ قدیم
چہارم کے پھر چار حصّے کئے — پھر اول سے پیدا فرشتے کئے
فرشتے کہ جو حاملِ عرش ہین — نہ وہ جو کہ بر مسندِ فرش ہین
عیان جزوِ ثانی سے مسند ہوئی — وہ کرسی ہے رفعت نمائے نبی
بنے جزوِ ثالث سے سارے ملک — ہوئے جو محیط از سمک تا فلک
حصص پھر کئے اُس چہارم کے چار — بنے ہفت افلاک و لیل و نہار
ہوئی دوسرے سے زمین گلفشان — بنا جزوِ ثالث سے باغِ جنان
اُسی سے جہنم بھی پیدا ہوا — جلالِ الٰہی ہویدا ہوا
چہارم کے پھر چار حصّے کئے — ہر اک کو پھر انوارِ وحدت دئے
کیا خلقِ اول سے آنکھوں کا نور — دیا مومنوں کو کمالِ سرور
کیا دوسرے جزو سے مومنو — یہ نورِ دلِ اہلِ ایمان سُنو
سمجھتے ہو کیا ہے دلوں کا وہ نور — وہ ہے نورِ عرفانِ حق کا ظہور
بنا جزوِ ثالث سے نورِ زبان — وہ نورِ زبان جو ہے تسبیح خوان
وہ نورِ زبان نورِ توحید ہے — وہ وحدت کا اورنگِ تفرید ہے
غرض باغِ دارین کی سب بہار — ہے فیضِ طفیلِ شہِ نامدار

یہ باغ دو عالم کی صنعت گری
یہ رندانِ آزاد کی خودسری

یہ بلبل کے نغمے یہ لحنِ طیور
عنادل کا پھولوں کی شاخوں پہ شور

یہ طاؤس کا طرزِ رامش گری
یہ افسانہ حُسن حور و پری

یہ نقاشِ قدرت کی نیرنگیان
یہ شوخی یہ نازو ادائے بُتان

یہ حُسن تکلم یہ رازو نیاز
یہ سحر طلسم محبّت کا راز

یہ فرقت کے نالے یہ عزت کے غل
مجالس مین یہ گردشِ جام مل

یہ سازِ محبّت کی تاسازیان
یہ دلبر بتون کی نظر بازیان

یہ وحدت پرستون کا نازو نیاز
یہ الفت طرازون کا سوزوگداز

یہ اہلِ تصوف کا حُسنِ صفا
جو ہے اہل صورت کا حیرت فزا

یہ شوقِ لقائے دل عاشقان
یہ ذوقِ جفائے بتان بیکمان

یہ باغ محبّت کی گلکاریان
گلون کو یہ بُلبل کی دلداریان

یہ سب ہے طفیلِ رسولِ خدا
جو ہے رنگ صورت کا معنی نما

یہ ہے نور ذات نبی کا ظہور
محیطِ دو عالم ہوا جسکا نور

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

پڑھون دل مین ہے وہ غزلِ پُراثر
ہو بزم سخن جس سے زیروزبر

غزل

شفیع الورا یا شفیع الورا
مدینہ بلا یا یا شفیع الورا

جو دل سے ہوا آپکا اُمتی
وہ بچتا گیا یا شفیع الورا

خدا کی خدائی کے محبوب ہو
کریم السجا یا شفیع الورا

اگر تم نہ ہوتے نہ ہوتا کوئی
مرے پیشوا یا شفیع الورا

جمالِ مبارک کا جلوہ دکھا
ہون شیدا ترا یا شفیع الورا

مجھے بھول جانا نہ بہرِ خدا
بروزِ جزا یا شفیع الورا

بن واللہ دل سے ہون بندہ ترا
تو آقا مرا یا شفیع الورا

بجز تیرے میرا مددگار یان
نہین دوسرا یا شفیع الورا

ولایت کی معراج مجکو بھی ہو — برائے خدا یا شفیع الورا
یہ مولود سنکر زبان سے مری — کہو مرحبا یا شفیع الورا
ہے ناچیز ناصر بہت پُر خطا — اسے بخشوا یا شفیع الورا
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروزِ قیام

بیان ولادت باسعادت خیر الانبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مین آیا ہے یون برملا — کہ آدم کو جب حق نے پیدا کیا
تو آدم نے دل شاد ہو عرش پر — جو چشمِ تعشق سے ڈالی نظر
تو پایا بخطِ جلی عرش پر — رقم کلمۂ طیبہ سربسر
یہ کی عرض آدم نے ربّ العلا — ترے نام سے نام کس کا ملا
ندا آئی نام محمدؐ ہے یہہ — دو عالم کے عالم سے احمد ہے یہ
ترا فخر ہے تیری اولاد مین — سب اولاد اجداد و احفاد مین
کہ یہ میم جو نام مین اُسکے ہے — کنایہ وہ مُلک و ملایک سے ہے
جو حا نام مین اُس کے داخل ہوئی — حرے حلم مین بھی وہ شامل ہوئی
جو میمِ دوم اوسکے ہے نام کا — اشارہ ہے یہ مطلبِ عام کا
ہوئی نام مین دال جو جلوہ گر — تو ہے دال وہ دین و اسلام پر
جب آدم کو وہ نور سونپا گیا — ملایک نے آدم کو سجدہ کیا
نہ ہوتا جو آدم مین حضرت کا نور — کبھی حکم سجدہ نہ پاتا صدور
رہا پانسو سال آدم کے پاس — ملا شیث کو پھر وہ قدسی اساس
وہی نور الیاس کو پھر ملا — غرض سلسلہ یون ہی جاری رہا
جب آپہنچا تا نوح نورِ نبی — کھلی وان سے تقدیر پھر سام کی
وہ نورِ نبی پشتِ آبا سے جب — پکڑتا تھا جا بطنِ مادر مین تب
شیاطین کو کرتے مقید ملک — تشکم سے نہوتا جدا جب تلک

نہ تہی قدرت اس پر کچہ ابلیس کی ۔ نہ تہی اختیاط جناب نبی
اسی طور سے الغرض سلسلہ ۔ رہا پشت در پشت جاری سدا
ہوا جب وہ تارخ مین جلوہ نما ۔ تو ر ازا سپہ حسن ازل کا کھلا
اسی طرح پہر اُنسے ہو کر جُدا ۔ خلیل خداوند سے جا ملا
غرض وا نسے درجہ بدرجہ ہوا ۔ پہیبر کے والد کو آخر عطا
رہا پاس جس جس کے نور حضور ۔ ضلالت کی ظلمت رہی اُنسے دور
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔ بروح نبی تا بروز قیام
غزل ایسی پڑہ ناصر با یقین ۔ کہین سُنکے سب آفرین آفرین

غزل

مئے جام وحدت پلا یا رسول ۔ سوا اپنے سب کچہ بُھلا یا رسول
عدم مین دکھا دے جمالِ قدم ۔ فنا مین دکھا دے بقا یا رسول
مدینہ مین ہندوستان سی مجہے ۔ برائے خدا لو بلا یا رسول
سموم الم سے یہ پژمردہ ہے ۔ مرا غنچۂ دل کھلا یا رسول
پلا بادۂ غم رُبا ساقیا ۔ مری آتشِ غم بُجہا یا رسول
تماشا عجیب ہوگا جب حشر مین ۔ اٹھونگا مین کہتا ہوا یا رسول
یہی آرزو ہے یہی ہے دُعا ۔ یہی ہے مری التجا یا رسول
کہ مین رنگ بُستانِ معنی ہون ۔ بنون جلوہ زار بقا یا رسول
کہانتک اُٹھاؤن جدائی کا غم ۔ مین ہون مردہ مجکو جلا یا رسول
کنارہ ہونگی کشتی کنارے لگے ۔ ہو تم مرے ناخدا یا رسول
نہین جاہ و دولت کی ناصر کو حرص ۔ بنا اپنے در کا گدا یا رسول
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔ بروح نبی تا بروز قیام

سپرد ہونا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو

الدھر ہے نواے ناصر مبتلا
کہ اس طور سے ذکرِ شاہ زمن
زبان ہو زبانہ نمط شعلہ زن
ہو مسکن مرا گلشن نازنین
جو ہو وجد مین طور رامشگری
فدا ہون پیرِ و سخن پیر مرے
لگاؤن جو اک نعرۂ ہُو کبھی
پریزاد لین آکے میرے قدم
مجھے اپنا قبلہ کہین اہلِ دل
بنے سرّ ایزد کا دل داستان
وہ آتش لگے جان و دل مین مرے
کسی سے نہ اصلا تعلّق رہے
مچے عارفان الٰہی مین دہوم
ہو ہر مصرع نو ہلالِ فلک
دکہائے مجھے آنکھ گو بیخودی
مرا نقطۂ دل ہو وحدت نما
ہو ہر نقطۂ دل رُخِ جان ستان
سخن کے ہو پہلو مین اک گلستان
ہر اک زخم گل سینۂ چاک ہو
جو لے بانکپن سے مرے نوک کی
دکہا فکر مجکو وہ رنگ ہوا
دکہائین مضامین تو وہ بہار
اثر زیرِ جادو ہو طرز کلام
چمن مین ہو ہر برگ گویا زبان
الٰہی ہزارون درود و سلام

کر اب ذکرِ میلاد خیر الورا
کہ صلّ علیٰ کا ہو غل تا ختن
معطر ہو عطرِ سخن سے دہن
جنان محو ہو جس کے انداز مین
تو ہر شعر ہو مایۂ دلبری
سخنور ہٹین علم و فن پر مرے
ہو ظاہر دو عالم پہ حُبّ نبی
ملک ہنس کے چومین زبانِ قلم
ہون حسّاد میرے سخن سے خجل
چلین راستی پر مرے رستان
کہ کوسون جہنم بھی بھاگا پھرے
تعلق سے بھی بے تعلق رہے
مرے فیض کا غل ہو تا شام و روم
کمالِ سخن ہو جمالِ ملک
کہے لن ترانی نہ حُسن نبی
بنے پردۂ دل جمالِ خدا
ہو ہر جلوہ رُخسارۂ حُور شان
بنے خامہ بلبل کا ہم داستان
ہر اک جام گل محو ادراک ہو
تو گلچین چمن صاف کر دی جبھی
کہ ہر خار ہو گلبنِ مدعا
کہ صحنِ چمن مین ہو خون ہزار
نگارِ سخن کی مچے دہوم دھام
کہلی غنچۂ فرحتِ جاودان
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

غزل مین سنو عرض شاہ ہدیٰ | کہ پڑہتا ہے ناصر بآہ و بکا

غزل

حبیب خدا یا حیات النبی | مجھے بخشوا یا حیات النبی
تو نور خدا ہے تو محبوب حق | تو ہے حق نما یا حیات النبی
تو حق پر فدا مین ہون تجھپر فدا | مرے پیشوا یا حیات النبی
بنے میرا دل گلشن معرفت | شہ دوسرا یا حیات النبی
ہے شوق زیارت مین دل بیقرار | تو آؤ ذرا یا حیات النبی
کہین زندہ دل مجکو سب زندہ دل | وہ جلوہ دکھا یا حیات النبی
مجھے فیض قربت کا مظہر بنا | برائے خدا یا حیات النبی
مرا دل ہو توحید کا جلوہ ریز | شہ حق نما یا حیات النبی
شفاعت ہو ناصر کی روز جزا | شفیع الوریٰ یا حیات النبی
الٰہی ہزارون درود و سلام | بروح نبی تا بروز قیام
روایت ہے منظور حق جب ہوا | کہ تو بادہ گلشن اصطفا
ہو شمشاد سان زیب باغ جہان | ہو رنگ گل حسن وحدت عیان
ہو یہ غنچۂ ناشگفتہ وہ گل | کہ دیکھے تو کہائے گل مہر گل
ہو اُس گل کی نکہت زمانے مین عام | معطر ہون خوشبو سے جسکی مشام
جہان سے ہو سب ظلمت کفر دور | ہو فرش زمین دامن کوہ طور
ہو دین الٰہی کا اُس سے فروغ | ہون ادیان پیشینیان بے فروغ
جمادی ثانی کی تہی بارہوین | شب جمعہ وقت سعادت قرین
ہوا بطن مادر مین راحت گزین | وہ محبوب حق سید المرسلین
وہ نور نبی کی ہوئی حاملہ | لقب جسکا کہتے ہین تہا آمنہ
عنایت ہوا آمنہ کو وہ نور | گئی روشنی اُس کی نزدیک و دور
درخشان ہوا آفتاب امید | وہ تہی رات یا غیرت صبح عید
جہان نور سے سب منور ہوا | در باغ فردوس کہولا گیا

خیابان خیابان کھلی یاسمن   بیابان بیابان اُگی نسترن
یہ محوِ ترشح تھا ابرِ بہار   کہ صحنِ چمن کا مٹا سب غبار
خرامان خرامان بناز و ادا   گلستان مین جاروب کش تھی ہوا
عجب سبز و شاداب تھین کیاریان   زمین چمن مین تھین گلکاریان
محیطِ زمین تھی شب ماہتاب   دکھاتا تھا مہتاب کا جلوہ آب
وہ سبزے پہ شبنم کے قطرون کی آب   زمرد پہ یا موتیون کی تھی تاب
وہ بادِ بہاری کی رامشگری   نہالان گلشن کی وہ خود سری
گلون پر وہ بلبل کے تھے چہچہے   وہ صلصل کے شمشاد پر قہقہے
وہ گیسوئے سنبل شکن در شکن   کہ زنار پہنے کوئی برہمن
ہوائین وہ گلزار کی سرد سرد   کنارے روش کے گل لاجورد
لبِ نہر تھا گل خون کا ہجوم   کہ حسنِ گلو سوز یوسف کی دہوم
لبو نپر جو غنچون کے تھا جوش بل   تو منقار بلبل سے جھڑتے تھے گل
بلورین وہ تختو نپہ جامِ بلور   کہ ہو آنکھ وقفِ تماشائے نور
اگر لہلہاتا تھا سبزہ ادہر   اُدھر تھا وہ طاؤس زرین کمر
ہوئے باغ جنت کے آراستہ   خیابانِ فردوس پیراستہ
خرامان ہوئین حوریان بن سنور   پرستان بنا عالم خیر و شر
بحسنِ ادب پڑھ کے صلِّ علیٰ   یہ ناصر کی بھی روح نے دی ندا

غزل

دو عالم کا سردار آنے کو ہے   غریبون کا غمخوار آنے کو ہے
طلب مین تھے جسکی زمین و زمان   وہ حق کا طلبگار آنے کو ہے
عیان جس مین ہے جلوۂ نورِ حق   وہ آئینہ رخسار آنے کو ہے
لقب جس کی اُمت کا خیر الامم   وہ نیرنگِ اسرار آنے کو ہے
خبر جس کے آنیکی نبیون نے دی   وہ اُن سب کا سالار آنے کو ہے
لو آنے کو ہے آفتابِ ہدیٰ   لو دلدار دلدار آنے کو ہے

لو آنے کو ہے پیشوائے رسل　　لو شاہِ کلہدار آنے کو ہے
لو آنے کو ہے مجلس آرائے دین　　لو اُمت کا سردار آنے کو ہے
خدا کو ہے محبوب جس گل کی بو　　وہ اب جانِ گلزار آنے کو ہے
نکیون وجد ناصر کرے میرا دل　　کہ کُن کا مددگار آنے کو ہے
الٰہی ہزارون درود و سلام　　بروحِ نبی تا بروزِ قیام
ولادت کے جب دن قریب آگئے　　تو قدرت کے رنگ اور ہی کچھ ہوئے
فرشتے زمین و زمان کے تمام　　ہوئے گرم تسلیم خیر الانام
خوشی کرتے تھے سب وحوش و طیور　　کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے وہ نور
ہے جسکی بدولت یہ سب نور و نار　　دو عالم مین ہے جسکے دم کی بہار
شب قدر کی گھٹ گئی ساری قدر　　کہ آیا لب بام اِس رات بدر
ہوئے تخت اوندھے سلاطین کے　　بتانِ جہان سر کے بل گر پڑے
فرشتون نے لے تخت ابلیس کا　　شقاوت کے دریا مین اوندھا کیا
جو ہونے لگا اُسپہ نازل عذاب　　تو فی الفور اُٹھ کر وہ خانہ خراب
پہاڑون کی غارون مین جا کر چھپا　　چہل روز کی اُسنے آہ و بکا
کیا پھر جو رو رو کے شور و فغان　　شیاطین پہنچے آئے سب ملکے وان
کہا تجھپہ ایسا ستم کیا ہوا　　جو کرتا ہے اِس طرح شور و بکا
تو بولا بہ یاس و الم وہ لعین　　کہ آنیکو ہین سید المرسلین
جو شاہنشہ دو جہان آئین گے　　سر پر شیاطین اُلٹ جائین گے
اب آنیکو ہے ذاتِ حق کا حبیب　　ولادت کا وقت اُسکی پہنچا قریب
یقیناً سمجھ لو کہ باطل ہوئی　　عبادات عُزیٰ کی اور لات کی
مہہ چرخ توحید ہوگا عیان　　بتون کا مٹیگا عرب سے نشان
رہیگی بہارِ چمن جاودان　　چلیگی نہ گلشن مین بادِ خزان
الٰہی ہزارون درود و سلام　　بروحِ نبی تا بروزِ قیام
عرب قحط سالی مین تھا مبتلا　　قریشی سبھی اندوہگین بر ملا
ہوا دفعتہً دفع سب خشک سال　　ہوا بارور ہر شجر ہر نہال

بہم مژدہ دیتے تھے سب جانور ‏ بیابان و دریا مین تھے جس قدر
اسی سال کے نام کا ہے رواج ‏ جو رکھا ہے فتح والا ابتہاج
جب آمد کا آیا زمانہ قرین ‏ ہوئے شاد و خورم سب اہل زمین
ہوا حکم حق پھر یہ جبریل کو ‏ عَلَم تین لیجا کے قایم کرو
علم سوئے شرق ایک برپا کرو ‏ دُوم جانب غرب استادہ ہو
سوم بام کعبہ پہ کردو نصب ‏ کہ آپکو ہے شاہ اُمّی لقب
پھر اہل زمین کو بشارت یہ دو ‏ کہ آپکو ہے سرورِ نیک خو
لو آمد ہے سلطانِ دین کی قریب ‏ کھُلا چاہتے ہین تمہارے نصیب
کہو جلد جاکر یہہ رضوان سے ‏ کہ دروازے جنت کے سب کھولدے
جہنم کے مالک کو یہہ حکم دو ‏ کرے سرد دوزخ کی سب آگ کو
سوا اس کے جو کچھ ہوئے واقعات ‏ قلم گر ہون اشجار و دریا دوات
نہو حال انکا کبھی اختتام ‏ یہ دونون ہی ہو جائین آخر تمام
یہ دیتا تھا ناصر منادی ندا ‏ کہ آتے ہین اشرف الانبیا
وہ آتے ہین جو زیب کونین ہین ‏ وہ آتے ہین جو شاہ ثقلین ہین
وہ آتے ہین جو حق کے محبوب ہین ‏ وہ آتے ہین جو دل کے مطلوب ہین
الٰہی ہزارون درود و سلام ‏ بروح نبی تا بروز قیام
غزل اور ناصر چہک کر پڑہو ‏ کہ ہے دل مین شوق زیارت فزون

غزل

یہ گل پیرہن کون آتا ہے آج ‏ کہ ہاتھون سے دل نکلا جاتا ہے آج
زمین پر نہ کیون شادیانے بجین ‏ زمین کو وہ گردون بناتا ہے آج
نہین چرخ زن گر خوشی سے جہان ‏ یہ کیون چرخ پھر چرخ کہاتا ہے آج
محبو وہ محبوب گردون خرام ‏ زمین رشک جنت بناتا ہے آج
فلک بہی ستارون کا گنج گران ‏ بساطِ زمین پر لٹاتا ہے آج
ہے نازان جو فرشِ زمین عرش پر ‏ یہ رشک قمر کون آتا ہے آج

وہ کاکل کو عارض پہ ڈالے ہوئے — دو عالم کے دل کو لبھاتا ہی آج
جو کثرت کے پردون مین تہا جلوہ گر — وہ وحدت کا جلوہ دکہاتا ہی آج
جو اصلاب طاہر مین پوشیدہ تہا — وہ بے پردہ تشریف لاتا ہی آج
خدارا کہو یا نبی مرحبا — غزل اور ناصر سناتا ہی آج

غزل

شہ جن وانسان کی آمد ہی آج — شہنشاہِ ذیشان کی آمد ہے آج
پڑہو مومنو ملکے صل علی — کہ خورشیدِ ایمان کی آمد ہی آج
ستارہ نکیون چمکے توحید کا — مہ برج عرفان کی آمد ہی آج
جہنم کے دروازہ سے کیون ہون بند — کہ جنت کے ارمان کی آمد ہی آج
بنے شامِ غم کیون نہ ماتم کدہ — کہ اک صبح خندان کی آمد ہی آج
نکیونکر ہون گلبانگ زن بلبلین — بہارِ گلستان کی آمد ہے آج
نکیون اہلِ ایمان پہرین شاد شاد — مہ برجِ ایمان کی آمد ہے آج
نہو گلشن دہر پُر نور کیون — کہ مہرِ درخشان کی آمد ہے آج
پہریرے اُڑین اور بولین نقیب — دو عالم کے سلطان کی آمد ہی آج
نہ کیون وجد مین ہو دلِ عاشقان — کہ محبوب یزدان کی آمد ہے آج
نہ کیون آئے جان تن مین ناصر کے — کہ اُس جانِ جانان کی آمد ہی آج

الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروزِ قیام
سُنی خواب مین آمنہ نے یہ بات — کہ کہتا ہے اک شخص نیکو صفات
بشارت تجھے حاملہ تو ہوئی — حمل مین ہے تیرے خدا کا نبی
جو پیدا ہو رکہنا محمد تو نام — علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
حمل کے تہے گذرے ابہی وہی ماہ — کہ لی والدِ شہہ نے عقبیٰ کی راہ
غرض بعد نہ ماہ اے مومنین — سبیع نخستین کی تہی بارہوین
دو شنبے کے دن اور وقتِ سحر — ہوئے پیدا سلطان مین خیر البشر
کرو بہرِ تعظیم فوراً قیام — کہ تشریف لائے ہین خیر الانام

اشعار سلامیہ

تولد ہوئے شاہِ دنیا و دین ‌ تولد ہوئے سید المرسلین
زمین و زمان جن کے باعث بنے ‌ وہ فخر دو عالم تولد ہوئے
تولد ہوئے وہ شفیع الامم ‌ نبیّ البرایا ولیّ النعم
غریبون کے غمخوار پیدا ہوئے ‌ رسولون کے سالار پیدا ہوئے
یہ آتی تھی ہر چار سو سے صدا ‌ سلام آپ پر اے حبیبِ خدا
نبیّ مکرم سلامٌ علیک ‌ رسولِ معظم سلامٌ علیک
شہِ مہر طلعت سلامٌ علیک ‌ مہِ برجِ عظمت سلامٌ علیک
سلام آپ پر سرورِ مرسلان ‌ سلام آپ پر زیبِ کون و مکان
سنو یہ غزل شاہِ دین بہرِ رب ‌ کہ پڑہتا ہے ناصر بعجز و ادب

غزل

شہِ دین و دنیا کرم کی نظر ‌ مہِ چرخ اسری کرم کی نظر
کرم کی تمہارے ہے عالم مین دہوم ‌ ادہر کو بھی شاہا کرم کی نظر
سیہ بخت ہون مین سیہ نامہ ہون ‌ خدارا خدارا کرم کی نظر
مرے حال پر بھی امام الورا ‌ کرو جلوہ آرا کرم کی نظر
ہجوم الم سے شہ دو جہان ‌ قیامت ہے برپا کرم کی نظر
طفیلِ امامِ حسین و حسن ‌ کرو میرے مولی کرم کی نظر
پھنسا دامِ غم مین تمہارا غلام ‌ مرے سچے آقا کرم کی نظر
نگاہِ کرم اے مدینہ کے چاند ‌ شہِ مہر سیما کرم کی نظر
ہے دل تنگ ناصر تپ ہجر سے ‌ مسیحِ مسیحا کرم کی نظر
سلام آپ پر یا سراج الدجیٰ ‌ سلام آپ پر یا امام الورا
سلام آپ پر حضرت مصطفےٰ ‌ سلام آپ پر احمد مجتبےٰ
غزل پڑہ سلامیہ ای خستہ تن ‌ کہ سنتے ہین ناصر وہ شاہِ ہدیٰ

غزل

شہنشاہ کون و مکان السلام — سزاوار نعت گران السلام

خدا تجھپہ خود بھیجتا ہے درود — بہار زمین و زمان السلام

جو کج طبع تھے راستی پر ہوئے — رہ راست کے رازدان السلام

بہار ریاض حدوث و قدم — گل گلشن لامکان السلام

ہے میرا دل کعبۂ اہل دل — بہار دل عارفان السلام

کہے ہم زبان ہو کے ناصر کی سب — طبیب دل عاشقان السلام

الہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام

یہ ناصر تمہارا ہے ادنی غلام — شہنشاہ کونین خیر الانام

یہ بیکس ہے بیبس ہے رنجور ہے — مے جام الفت سے مخمور ہے

یہی چاہتا ہے کہ خیر البشر — ہو الطاف کی ایک مجھپر نظر

بہت پھنسا ہون لبریز رنج و الم — نگاہ کرم یا شفیع الامم

بنے میرا دل مخزن معرفت — قطر ہو مری معدن مکرمت

مرا فیض ہو فیض عرفانیان — زبان ہو مری تیغ ایمانیان

مچے فیض کی میری وہ دھوم دھام — کہ قایل ہون ہندی و رومی تمام

مری دیکھکر عظمت و شان کو — بنے میرے حسّاد کی جان کو

برائی سے جو یاد مجھکو کرین — عداوت سے یا کوئی تہمت دھرین

الہی وہ ہون دین و دنیا مین خوار — مرین خوار ہو کر وہ سب نابکار

لگین انکے جسمون کو بیماریان — اٹھائین وہ افلاس کی خواریان

جو ہین دوست میرے وہ آباد ہون — مے جام عرفان سے دل شاد ہون

مری دشمنون پر ہو نازل عذاب — ہون احباب و مخلص سدا کامیاب

خدایا تجھے کہتے ہین سب حکیم — تری ذات ہے دو جہان مین کریم

تو دے شمع کو لو تو لو کو ضیا — تو دے مہر کو ضو تو ضو کو صفا

شرر شعلہ کو دے شرر کو ادا — تڑپ برق کو دے تڑپ کو صدا

نظر ضر و نفع کو نظرہ کو اثر
طفیلِ نبی دامن مدعا
مرا دل ہو یارب وہ دردآشنا
بنے میرا دل قبلۂ عارفان
مے جامِ اُلفت وہ دے بے دغل
زبان پر رہے میری جاری مدام
تری یاد ہو میرا کار ثواب
الٰہی ہزارون درود و سلام
یہ کہتی ہین اُمّ رسولِ خدا
تو اک نور پیدا ہوا اس قدر
وہ گھر کیون نہو مطلع مہرِ نور
ہوئے جبکہ پیدا وہ ماہِ منیر
منور ہوا اُس سے فرشِ زمین
اور اُس نور سے تھین نمایان تمام
ہوا قصرِ کسریٰ پر ایسا اثر
حرم کی زمین ساری روشن ہوئی
اُسی دن کی تاثیر سے رہ گئے
اسی دم ہوئی سرد سب یک بیک
جبھی خشک دریائے ساوہ ہوا
یہ کہتا تھا ابلیس رو رو کے بات
تولد ہوئے تھے جہانپر حضور
ہے مکہ مین مولد اُنہیکا تو نام
الٰہی ہزارون درود و سلام
کیا جب نزول آپ نے خاک پر
پھر انگلی اُٹھا سوئے عرش برین

ضرر نفع کو اور ضرر کو ثمر
تمنا کے گوہر سے بھر دے مرا
کہ قبلہ کا بنجائے قبلہ نما
زبان اہلِ دل سے ہو ہمداستان
گنہ میرا بنجائے حُسنِ عمل
ترا اور محبوب کا تیرے نام
پسِ مرگ تا ہو نہ مٹی خراب
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
کہ پیدا ہوئے جب شہِ دوسرا
کہ روشن ہوا اُس سے سب میرا گھر
کہ جس جا ہو نورِ خدا کا ظہور
تو افلاک سے نور برسا کثیر
ہوا بقعۂ نور ہر شش جہین
عمارات روم و عمارات شام
کہ چودہ گرے کنگرے ٹوٹ کر
نحوست زمانے سے جاتی رہی
شیاطین جانے سے افلاک کے
جو رہتی تھی فارس مین آتش بھڑک
ساوہ کے چشمون سے پانی بہا
لگی فرقِ عزّی پہ ذلت کی لات
وہ مکہ مین مشہور ہے دور دور
ہے اب تک زیارتگہِ خاص و عام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
رکھا سجدہ حق تعالیٰ مین سر
لگے کہنے اس طرح سلطان دین

نہین ہے کوئی غیر ذات خدا   وہی ہے خطا پوش اہل خطا
رسول اُسکا ہین ہون بر رب جلیل   جو شک اسمین لائیگا ہوگا ذلیل
یہ فرماتی ہین والدہ آپ کی   ہوا جلوہ گر ایک ابر اُس گھڑی
محمد کو وہ ابر او ٹھا لے گیا   مرے کانمین پھر یہ آئی صدا
ہے یہ جانِ خوبی دو عالم کی جان   کراؤ اسے تم طوافِ جہان
پھراؤ ہر اک جا کہ سب جان لین   حبیب خدا ہین یہہ پہچان لین
کہین شادمان ہو کے سب بالیقین   یہہ بیشک ہین برحق رسول امین
ملے تھے جو سب انبیا کو خصال   عنایت ہوئے آپ کو باکمال
خلافت ہوئی مثلِ آدم عطا   جمالِ خدا مثلِ یوسف ملا
کرم مثلِ عیسیٰ علیہ السلام   ملا زہد یحییٰ کا با احترام
اور الیاس کی مثل عزت ملی   سلیمان کی سی حکومت ملی
کیا علم خالق نے اپنا عطا   ملا صبر ایوب سا بر ملا
عنایت ہوئی دوستیٔ خلیل   کہ تھے وہ خلیلِ خدائے جلیل
ملا حضرتِ نوح کا سا سپاس   کہ سب سے زیادہ تھے وہ حق شناس
کلام انکو مانند موسیٰ ملا   عبادت ہوئی مثلِ یونس عطا
ملین ساری یعقوب کی خصلتین   ملا لحن داؤد کا سا او نہین
تھے پہلے ہی مختون خیرالوریٰ   کٹی ناف پیدا ہوئے مصطفیٰ
سوا اس کے ایسی شفاعت ملی   کہ ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی
سوا اسکے علمِ وسیع و جہاد   سوا اسکے قربِ خدائے عباد
سوا اسکے اور معجزے بے شمار   کمالاتِ دیگر ہزاران ہزار
شہادت کا صرف ایک رتبہ بچا   جو حصہ تھا اولادِ امجاد کا
غرض اُسنے کوئی نہ چھوڑا کمال   زبانین ہین توصیف مین اُنکے لال
الٰہی ہزارون درود و سلام   بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھون اک غزل شوق مین برملا   کہ ناصر نہین دل پہ قابو مرا

غزل

ادہر کو بھی دیکھو خدا کے لئے
رولاؤ نہ مجکو خدا کے لئے

مین ہون شیفتہ یا نبی آپ کا
مجھے اپنا سمجھو خدا کے لئے

مرا دل چلا مجھکو ذکرِ نبی
سناؤ مجھکو خدا کے لئے

نگاہِ کرم اے شہِ دوسرا
مرے حال پہ ہو خدا کے لئے

بس اب ساقی حوضِ کوثر مجھے
شرابِ بقا دو خدا کے لئے

ان آنکھوں نے جو عین عرفان ہین
اشارہ ادہر کو خدا کے لئے

تڑپتا ہے ناصر پڑا ہند مین
مدینہ بلا لو خدا کے لئے

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

صفیہ نے ایسا بیان ہے کیا
کہ پیدا ہوئے جب رسول خدا

ہوا نور اسوقت ایسا عیان
کہ ظاہر ہوئے پانچ اُس سے نشان

ہے اک یہ کہ جب حضرتِ مصطفیٰ
تولد ہوئے آپ سجدہ کیا

دویم مومنو یہہ عجب بات تھی
کہ فرماتے تھے اُمتی اُمتی

سویم نور رُخسارِ خیر البشر
مہ و خور کے تہا نور سے خوب تر

چہارم جو چاہا کہ دون غسل اُسے
تو آئی صدا غیب سے یہ مجھے

نہ تو غسل کی اسکو تکلف دے
کہ بہیجا ہے پاکیزہ ہم نے اُسے

نظر پانچوین جب گئی پشت پر
تو مُہرِ نبوت ہوئی جلوہ گر

چمکتی تہی مانند برق اس قدر
خجل اُس سے ہوتے تھے شمس و قمر

خطِ خوش سے اُسمین لکھا تہا یہی
خدا ایک ہے اور محمد نبی

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

تھے عثمان بیٹے ابی العاص کے
کہا اُنکی مادر نے اسطور سے

ولادت کا ہنگام جب آگیا
تو بیٹھی قریب آمنہ کے مین جا

مین اُس رات کا کیا کہون ماجرا
کہون اُسکو والیل یا والضحیٰ

یہ ہوتا تہا معلوم انداز سے
کہ روئے زمین پر ستارے گرے

اور آتے ہین نزدیک میرے تمام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے ارباب اخبار سے
ثویبہ نے پھر دودہ اپنا دیا
ثویبہ تھی اک بولہب کی کنیز
اُسی نے اُسے دی تھی جاکر خبر
وہ اِس بات سے خوش نہایت ہوا
یہی ہے سبب آج تک اُسکی جو
الٰہی ہزارون درود و سلام
پلایا حلیمہ نے پھر اُن کو شیر
کرون معجزون کا کہا تنک بیان
حلیمہ اُنہین لے گئی گھر مین جب
سبھونکی ہوئی دور تکلیف سب
کہ اِسکے سبب عیش و عشرت ملا
جو قوم حلیمہ سے ہوتا سقیم
شفا اُسکو فی الفور ہوتی حصول
بہت احتیاط اُنکو کپڑون کی تھی
مقرر تھے کچھ وقت دن رات مین
برہنہ نہ ہوتا بدن آپ کا
ملایک جھولاتے تھے جھولا مدام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے بالیدگی مومنو
جناب پیمبر کو ہر روز تھی
غرض دو مہینے کے جس دم ہوئے
لیا تیسرے ماہ گھٹنون سے کام

مرے سر پہ ہین سب وہ گرم خرام
بروح نبی تا بروز قیام
پیا سات دن مان کا دودہ آپنے
اوسے اِس سعادت سے حصہ ملا
بہت اُس کو رکھتا تھا مالک عزیز
ہوا آمنہ کے تولد پسر
کیا اُس کو آزاد پھر بے ملا
عذابون مین تخفیف ہی پیر کو
بروح نبی تا بروز قیام
ہوئی گھر حلیمہ کے نعمت کثیر
بیان سے ہے باہر یہ راز عیان
ہوا خاندان اُسکا خوشنود سب
لگے کرنے حضرت کی تعریف سب
سبب ہے یہہ افزونئے رزق کا
چھوا دیتی دست رسول کریم
بہ فضل خدا و بہ یمن رسول
کیا بول و غائط نہ اُن مین کبھی
رہا بول و غایط اُن اوقات مین
جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا
سدا تھے وہ ہمدم اُن سے کرتے کلام
بروح نبی تا بروز قیام
مہینے مین ہوتی ہی جو طفل کو
کہ تھے وہ حبیب اور خدا کے نبی
تو ہاتو لنے اپنے زمین پہ چلے
کھڑے پھر ہوئے آپ دیوار تھام

پہنچیں میں وہ عالی مقام
چلے بے تکلف بزورِ تمام

سخن مُنہ سے پہلے پہل جو کہا
وہ تکبیر تھی اور حمدِ خدا

گئے تو ہینے گذر جب تمام
فصاحت سے کرنے لگے تب کلام

الٰہی ہزاروں درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

ہے شوق لقا دل میں ناصر فزون
غزل شوق میں پھر نہ کیونکر پڑھوں

غزل

لو چہرہ دکھاؤ برائے خدا
ادہر کو بھی آؤ برائے خدا

غمِ ہجر سے زار ہوں یا نبی
ہنساؤ ہنساؤ برائے خدا

مجھے اپنے روضہ پہ پاشاہ دین
بلاؤ بلاؤ برائے خدا

زبانِ مبارک سے کچھ آج تو
سناؤ سناؤ برائے خدا

دکھا کر جمال اپنا بیخود مجھے
بناؤ بناؤ برائے خدا

مجھے اپنی شانِ حقیقت ذرا
دکھاؤ دکھاؤ برائے خدا

ہے فرقت میں ناصر کی مٹی خراب
لو تشریف لاؤ برائے خدا

الٰہی ہزاروں درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

روایت ہے سُن گوش دل سے ذرا
جو چو تھے برس میں ہوئے مصطفےٰ

مقرر یہ کی اُمِّ ایمن نے بات
ہوئی جس گھڑی آمنہ کی وفات

دیا سونپ پھر مُطّلب کو انہیں
کہ تا پرورش اُنکی اچھی کریں

نگہبانی عالمِ غیب سے
رہے پاک و پاکیزہ ہر عیب سے

اگر مجلسِ کفر میں کافریں
بلاتے انہیں وہ نجاتے کہیں

کبھی بھوک کا شکوہ یا پیاس کا
کسی نے نہ اُنکی زبان سے سُنا

سرِ چاہ زمزم بشام و سحر
چلے جاتے تھے سیّد نامور

جو پانی کچھ اُسکا پیا کرتے تھے
اُسی پر فقط اکتفا کرتے تھے

مرے مُطّلب جبکہ اُنکے شفیق
ابو طالب اُنکے ہوئے تب رفیق

اگرچہ وہ تھا قحط سالی کا سال
نبی کے سبب ابر برسا کمال

گرانی و تنگی و قحط عظیم
الٰہی ہزاروں درود و سلام
روایت سنو اور راحت فزا
ابو طالب اک روز ہمراہ تھے
کوئی معبد اُس راہ مین آگیا
وہ زہد و عبادت مین مشہور تھا
کتابون مین دیکھا تھا وصفِ نبی
کھڑے تھے ابو طالب اُسکے قرین
کہ فخرِ اولاد آدم کا ہے
یہ ہے خاص محبوب پروردگار
یہ ہے سرورِ زمرۂ انبیا
اِسے ملکِ دشمن مین یون مت پھرا
یہود و نصاریٰ ہین جتنے یہان
حقیقت جو تھی کہہ سنائی تمہین
اُنھون نے بحیرے سے سُنکر یہ حال
روانہ وہان سے ہوئے جلد تر
الٰہی ہزارون درود و سلام
طرف شام کی پھر سفر دوسرا
روایت ہے جسوقت پچیس سال
پڑا قحط مکہ مین بے انتہا
ابو طالب اِس طرح کہنے لگے
گذرتی ہے سختی جو مکہ مین اب
خدیجہ جو اہلِ تجارت ہے یان
کوئی آدمی ہو مگر ہو امین
اگر تم کہو اُس سے اسے نیک پے
مٹا سب طفیل رسول کریم
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
جو بارہ برس کے ہوئے مصطفےٰ
سوئے شام بہرِ تجارت چلے
مقرر جو کہ راہب بحیرا کا تھا
وہ معروف نزدیک اور دور تھا
تو جانا کہ ختم الرسل ہے یہی
یہ باتین بحیرا نے اُنسے کہین
یہ بے شبہ سردار عالم کا ہے
یہ ہے باعث خلق ہژدہ ہزار
اسی کے سبب سے ہے ارض و سما
عداوت سے اعدا کے اس کو بچا
وہ ہین اسکے سب دشمن جانستان
برائی بھلائی سجھائی تمہین
وہین اپنا اسباب بیچا تمام
سوئے مکہ ہمراہ خیر البشر
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
غلام خدیجہ کی ہمرہ کیا
ہوئی عمر حضرت کی اے خوشخصال
ہوئے قحط سالی مین سب مبتلا
کہ سُن بات میری بھتیجے مرے
نظر آپکو بھی وہ آتی ہے سب
سوئے شام قطعاً کریگی روان
سو تمسے امین کوئی بہتر نہین
مقرر کرے تم کو اُمید ہے

امانت تمہاری ہے مشہور تر
عرب جانتے ہیں امین سربسر

سنا جب یہ حضرت نے انکے کلام
تو بولے وہی بھیجے شاید پیام

خدیجہ نے یہ بات جس دم سنی
روانہ کیا انکے پاس آدمی

بلانے سے آئے خدیجہ کے پاس
کیا تب خدیجہ نے یوں التماس

تمہاری امانت دیانت کا حال
سنا ہے زبانی سے اے خوش خصال

روانہ ہو میری طرف سے ابھی
طرف شام کی بہر سوداگری

اجورہ میں دیتی ہوں اوروں کو جو
ہر اک سے میں دونگی دو چند آپ کو

تو کہنے لگے اس طرح سے رسول
مجھے تیرا کہنا ہوا سب قبول

خدیجہ کا تھا میسرہ اک غلام
کیا اس کو ہمراہِ خیر الانام

اور اس بات کی اس کو تاکید کی
کہ کرنا تو حضرت کی خدمت سبھی

خدیجہ بھی اگلی کتابیں پڑھی
علامت نبوت کی پہچان لی

ہوئی دیکھ کر عاشق انکا جمال
کہ بے شک ہے یہ سرور با جلال

پر ایسا نہ ہو کوئی پہچان لے
جو رغبت خدیجہ کی ہے جان لے

خدیجہ نے فی الفور اسی واسطے
مہارِ شتر ہاتھ دی آپ کے

جو حضرت وہاں سے روانہ ہوئے
تو سارے زن و مرد رونے لگے

کہ اس قحط نے ہم کو واحسرتا
بلا میں گرفتار اب کیا

کہ جس کا حسب اور نسب ہے بڑا
مہارِ شتر وہ پکڑ کر چلا

جو بہتر یہاں سب سے عزت میں ہو
مسافر وہی ایسی صورت میں ہو

سمجھتے ہو تم کون وہ مرد و زن
سب اولاد ہاشم تھے ای جانمن

زمین و فلک کے فرشتے جو تھے
وہ سب ہو کے مغموم رونے لگے

کہ اللہ اب آئین حکمت ہے کیا
کیا سب کو اس قحط میں مبتلا

جناب خدا سے ہوا حکم یوں
کہ حکمت سی کرتا میں ہر کام ہوں

جو مکہ سے تشریف وہ لے چلے
تو سایہ کیا سر پر اک ابر نے

سوارِ شتر تھا جو وہ میسرا
ادب سے نبی کے پیادہ ہوا

اور اشتر سوار آپ کو کر دیا
مہارِ شتر تھام چلنے لگا

کہی میسرہ نے نبی سے یہہ بات
یہی میرے مالک کا فرمان تہا
پراب مین فدا ہون دل وجان سے
جو بصرہ کے بازار مین آگیے
قریب اسکے تہا اک مصفا مکان
کہا آکے راہب نے اے میسرا
تو یون میسرہ نے کہا بے گمان
کہا میسرہ عمر اس پیڑ کی
تلے اس کے کوئی مسافر کبہی
کا ایسا سے نیچے وہ آیا اوتر
گواہی مین دیتا ہون اے میسرا
صفت اسکی توریت مین ہے لکہی
الہی ہزارون درود و سلام
لکہا اسطرح بہی ہے بعضون نے حال
ہوا سبز آنیسے پہر آپ کے
تجارت کا اسباب جو ساتہ تہا
جو فارغ تجارت سے وہ ہو چکے
شتر دو خدیجہ کے اسے یا ادب
برائے حفاظت وہان میسرا
جو دیکہا کہ وہ اونٹ چلتے نہین
ملا ہاتہ حضرت نے جب دوش پر
جو تجار مکے کے پہنچے قریب
تم آنیکی اس قافلے کی خبر
لگا اس طرح کہنے جب وہ غلام
خدیجہ نے کہڑکی سے جب کی نظر

مین یہانتک سوار آیا اے نیکذات
کہ تہا مصلحت کا یہی مقتضا
مطیع آپکا ہون مین ایمان سے
کہڑے ہو گئے اک شجر کے تلے
کہ رہتا تہا نسطورا راہب وہان
یہ کون اس شجر کے تلے ہے کہڑا
قریشی نسب ہے یہہ مکی جوان
برس تین سو کی ہے پوری ہوئی
نہین آکے بیٹہا سوائے نبی
کہا آپ کے پاؤن کو چوم کر
کہ برحق ہے یہ خاتم الانبیا
بہت مرتبہ مین نے دیکہی پڑہی
بروح نبی تا بروز قیام
کہ سب خشک وہ ہو گیا تہا نہال
اسی وقت اس پیڑ مین پہل لگے
وہ سارا بہ نفع دو چندان بکا
طرف مکہ کی پہر روانہ ہوئے
ہوئے آنکہ لنگ رستے مین تب
بہت آپسے پیچہے رہنے لگا
کیا عرض حضرت سے کر وہین
بہلے چنگے چلنے لگے سر بسر
کہا میسرہ نے کہ حق کے حبیب
خدیجہ سے جاکر کرو پیشتر
چلے تب محمد علیہ السلام
کہ آتا ہے محبوب رشک قمر

اور اُسکے تن پاک و پُر نور پر
فرشتون نے کھولے ہین سایہ کو پر

خدیجہ تھی مشتاق روئے نبی
تجاہل سے اِس طرح کہنے لگی

کہ اِس اشتر اسوار پر بیگمان
ہے فضلِ الٰہی کا سایہ عیان

جو تشریف لائے خدا کے نبی
خبر قافلے کی خدیجہ کو دی

پھر اتنے مین وہ آن پہنچا غلام
گیا تھا جو ہمراہ خیر الانام

جو دیکھے تھے سب معجزے اور سُنے
خدیجہ سے وہ میسرہ نے کہے

خدیجہ نے جو کچھہ کہ اقرار تھا
شہنشاہِ عالم کو دونا دیا

نشان جب نبوت کے آئے نظر
تو حضرت سے کی عرض اِس طور پر

کہ کیجے سزاوار خدمت مجھے
ملے اِس سعادت سے عزت مجھے

زبانِ مبارک سے فرمان ہوا
پذیرا ترا ہمنے کہنا کیا

چچا اُنکے مصروف شادی ہوئے
ہوئے بیس اشتر جوان مہر کے

تھی عمرِ خدیجہ چہل سال کی
ہوا جب کہ اُنسے نکاحِ نبی

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

نبوت کی جب صبح روشن ہوئی
صحیح اُنکی خواب ہونے لگی

وہ خلوت مین اکثر رہا کرتے تھے
عبادت بغارِ حرا کرتے تھے

جو کچھہ خواب مین دیکھتے وقتِ شب
عیان دن مین ہوتا وہی حال سب

ہر اک وقت شام و سحر رات دن
نہ تھکتے تھے اللہ کی یاد مین

چہل سال کے سن مین جو داخل ہوئے
تو جبریل خدمت مین نازل ہوئے

جو تعلیم ناموس اکبر نے کی
محمدؐ نے اقرا کی سورت پڑھی

خدا کی عنایت جو شامل ہوئی
رسالت پیمبر کی کامل ہوئی

زنون مین سے پہلے خدیجہ ہوئی
مشرف باسلام اسے متقی

پھر ایمان لائے وہ دس آدمی
ہے جنت کی جنکو بشارت ہوئی

پئے مصلحت دعوت اسلام کی
کیا کرتے تھے کافرون سے خفی

ہوئے دعوتِ حق پہ جسدم رجوع
تو کی کافرون نے تعدی شروع

جسے کافرون نے ستا دیندار
تو کی اُسپہ جور و جفا بے شمار

اُٹھائے ستم اور تعدّی سبھی
برس پانچ گذرے جب اس کام کو
ہوا جب کہ دسوان نبوت کا سال
اسی سال غم مین خدیجہ مرین
قریشی لگے دینے تکلیف جب
بہت وان بھی کی دعوت اسلام کی
نہ کہین جب کہ ایذائین بدنظر
جو صحرائے نخلہ مین جنّات تھے
الٰہی ہزارون درود و سلام
لو کہتا ہے یون راوئے باخبر
صحابہ نے حضرت سے اکدن کہا
گھرون سے نکل کر باشنا؛ راہ
اگر دستِ کفّار سے ہون شہید
جو مغموم دیکھا اُنھین آپ نے
الٰہی سی ونہ ہین بندے ترے
یہی لوگ مشرق سے مغرب تلک
قریشی جو ہین سب رفیع المکان
ندوان صغیرون کی آکر کرے
یہ کی عرض جبریل نے آن کے
ہوا پھر تو اس طرح حکم خدا
سُنا جبکہ جبریل سے یون پیام
عمر کا ارادہ ہے اب صلح کا
لگے کہنے جبریل اے شاہِ دین
خدا کے مقرب فرشتے ہزار
سبب ہے اسی کا کہ نامِ عمر

پر اسلام سے مُنہ نہ موڑا کبھی
لیا ہان حمزہ نے اسلام کو
علی کے پدر کا ہوا انتقال
نہایت ہوئے آپ اندوہگین
روانہ ہوئے سوئے طائف تو تب
نہ مانا اُنھون نے کلامِ نبی
پھرے جانبِ مکہ خیر البشر
مشرف باسلام وہ سب ہوئے
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
سنو صدق دل سے یہان بیٹھکر
اجازت ہو ہم کو رسولِ خدا
کہین برملا کلمۂ لا الٰہ
تو حاصل خوشی ہم کو ہو مثلِ عید
خدا سے مناجات کرنے لگے
بچا انکو تو شرِّ کفّار سے
عبادات کرتے ہین زیرِ فلک
اُنھین مین سے یان بھیجدے اک جوان
حمایت ضعیفون کی آکر کرے
صحابہ کو مغموم پہچان کے
عمر کو ہے مین نے روانہ کیا
حبیبِ خدا نے کیا یہہ کلام
کہ جنگ و جدل کا ارادہ کیا
گمان جنگ کا اس جگہ کچھ نہین
دعا مین ہین مشغول باچشمِ زار
لکھا صالحون مین شہہ بحر و بر

یہہ سنکر محمدؐ علیہ السلام
ہوئے گھر سے یک لخت گرم خرام

ملے راستہ بین جناب عمر
جو دیکھا تو ڈالا خجالت سے سر

اور اس طرح حضرت سے کہنے لگے
کہ سن عرض محبوب اللہ کے

کہے اور کئے سے خجل ہون بہت
مطیع آپ کا اب بدل ہون بہت

پھر آداب و تعظیم سے بر ملا
عمر نے شہادت کا کلمہ پڑھا

پھر آغوش بین آپ نے لے لیا
سر و چشم پر اُنکے بوسہ دیا

عمر نے یہ کی عرض پھر آپ سے
کہ ابتک مسلمان کتنے ہوئے

یہ فرمایا حضرت نے با ابتہاج
کہ چالیسوین تم مسلمان ہو آج

تو مردانہ وش یون عمر نے کہا
تعجب بڑا ہے رسول خدا

پرستش کھلی لات و عزیٰ کی ہو
چھپے پوجین ہم خالق الخلق کو

یہہ نزدیک ذی عقل کے دور ہے
کرین ہم جو اب ہم کو منظور ہے

خدا کی عبادت خدا کی قسم
کرینگے بس اب برملا ملکے ہم

عمر سے ہوئی قوت اسلام کو
عمر سے ملی عزت اسلام کو

اُسی روز حجرے سے نکلے سبھی
صحابہ جو حاضر تھے وہان اُس گھڑی

چپ و راست اور پیش و پس ساتھ تھے
قریشی دلون بین یہہ کہنے لگے

محمدؐ کی ہمراہ ہے جو عمر
یہہ لاتا ہے سب کو بطور دگر

لگے کہنے للکار کر وہان عمر
مجھے جانتے بھی ہو اے اہل شر

جو جانے سو جانے وگرنہ کہون
عمر ہون بین اور ابن خطاب ہون

کرو دین و اسلام کو تم قبول
کرو اقتدا جناب رسول

وگرنہ کسی کو بھی اے کافرو
نہ چھوڑونگا جیتا یقین جان لو

جو یہ حال تو اُن کو آیا نظر
ہوئے سب سراسیمہ با یک دگر

یہ نوبت جو پہنچی تو پھر جا بجا
دیا دین احمد کا ڈنکا بجا

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

بیان معراج شریف

نبوت کا تھا بارہوان سال جب
وہ جنت سے جبریل لائے براق
سوار اُسپہ ہوکر جو حضرت چلے
جو بیت المقدس کے اندر گئے
وہانسے طرف آسمان کی چلے
جو مارا قدم چرخ اول پہ جا
گروہ ایک حضرت کو آیا نظر
لگے پوچھنے آپ جبریل سے
لگے کہنے اس طرح سے جبرئیل
نہ پڑھتے تھے یہہ وقت پر جو نماز
گروہ اور اک پھر نظر آگیا
بشکل بہایم بُرے حال سے
یہہ وہ لوگ تھے جو نہ دیتے زکوٰۃ
نظر آئے مرد اور کچھہ عورتین
طرف دوسری گوشت مردار ہے
جو پاکیزہ نعمت ہے پیش نظر
لگے کہنے اس طرح روح الامین
انھون نے زنون کو دیا اپنی چھوڑ
یہہ وہین مرد اور عورتین جو تمام
قریب انکے ہے مال طیب دھرا
پڑا ایک شخص ایک ایسا نظر
کہ اٹھنے کی طاقت نہین ہے ذرا
بتایا او یہہ اسطور سے عرض کی

عنایت ہوا تاج معراج تب
جو قطع منازل مین تھا خوب طاق
تو جبریل بھی آپ کے ساتھہ تھے
امام انبیاء سلف کے ہوئے
عجایب غرایب بہت دیکھتے
خوش ارواح پیغمبران کو کیا
فرشتون کا پتھر ہے اور انکا سر
بیان کر گئے ان سے کیا کیا ہوئے
نمازونکے پڑھنے مین کرتے تھے ڈھیل
عذاب ان پہ کرتا ہے یون بے نیاز
کہ بھوکا تھا پیاسا تھا ننگا ہی تھا
سفر کو لئے جاتے تھے ہانکتے
غریبونسے کرتے تکبّر سے بات
دھری اُنکے آگے بہت نعمتین
زن و مرد اُسی کا طلبگار ہے
نہین دیکھتے آنکھہ اوٹھا کر اودھر
یہہ وہ مرد و عورت ہین اے شاہ دین
زنون نے بھی منہ کو لیا اپنے موڑ
کیا کرتے تھے بے تکلف حرام
یہہ چوری کیا کرتے تھے اور دغا
کہ گردن پہ اُسکی ہے بوجھہ اس قدر
مگر رکھتے ہین بوجھہ پھر وا
امانت مین اس سے خیانت ہوئی

کچھ اشخاص ایسے نظر آ گئے
کہ کچھ انکے اجسام کا کاٹ کے

انہین کو کہلاتے ہین تب جبرئیل
لگے کہنے یہ غیبتی ہین ذلیل

نظر اور آیا گروہِ کثیر
کہ جنگل مین ہین آگ کے وہ اسیر

جلاتی ہے آگ اُنکو سر تا بپا
یہہ جبرئیل نے شاہِ دین سے کہا

جو کچھ حکم تھا اِنکے مان باپ کا
خلاف اُسکے بالکل انھون نے کیا

غرض اور ایسے ہی قصے بہت
پیمبر نے اُس راہ دیکھے بہت

وہان سے گئے دوسرے چرخ پر
جو تھی واردات اُس جگہ دیکھکر

ہوئے تیسرے چرخ پر پھر روان
وہان بھی بہت دیکھے رازِ نہان

چلے آسمانِ چہارم پہ جب
تو ادریس سے کی ملاقات تب

چلے پانچوین آسمان پر رسول
ہوئی خورمی ہر طرح کی حصول

وہان لوط و اسحاق و یعقوب کی
زیارت بھی کی اور ملاقات بھی

چھٹے چرخ کی سیر جس دم ہوئی
ملاقات موسیٰ پیمبر سے کی

گروہ ایک گرد اُنکے آیا نظر
ہوا حکم جبرئیل کو شرح کر

تو یون حاملِ وحی کہنے لگا
یہہ موسیٰ کی اُمت ہے یا مصطفےٰ

جو دیکھے بہت آدمی جلوہ گر
نبی کو تعجب ہوا سر بسر

جب آگے بڑھے شاہِ خیر العباد
تو دیکھا گروہ ایک اُس سے زیاد

پھر اُس کی حقیقت بھی ظاہر ہوئی
کہ اُمت ہے وہ سب کی سب آپکی

سوا اُسکے اشخاص ستر ہزار
بہشتی بغیر از حساب و شمار

تو بولے وہ مقبولِ ربِّ جلیل
کہ ہر اک کی اُمت سے اے جبرئیل

بناوینگے فردوس مین بعضے گھر
کچھ انسان رہین گے میانِ سقر

اور اُمت ہماری تمام و کمال
ہے مغفورۂ رحمتِ ذو الجلال

روایت لکھی ہے بقولِ نبی
کہ جو لوگ ہونگے وہان جنتی

صفین ایکسو بیس ہون اُنکی سب
ہون اسّی صفین میری اُمت سے جب

فلک ساتوین پر کیا جب خرام
عجائب غرائب بھی دیکھے تمام

جو پہنچے وہ تا سدرۃ المنتہیٰ
پیمبر سے جبرئیل نے یون کہا

بس آگے نہین اس سے میرا مقام
ہے برتر بہت یان سے تیرا مقام
اگر یکسر ہوئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم
پیمبر نے اس طرح اُسنے کہا
تجھے ہو کسی شے کی گر التجا
تو کہہ عرض تیری طرف سے کرون
لگے کہنے جبریل اُس وقت یون
مجھے ہے تمنا کہ روزِ قیام
بچھاؤن مین پر اپنے پل پر تمام
تمہاری جو ہے اُمت عام و خاص
اوتارون سلامت بصد اختصاص
اس اثنا مین اک ابرِ نور کا
نمود آپکو یان یکایک وہان ہوا
چھپایا انھین اپنی آغوش مین
گیا مستوی تک لے آغوش مین
ملک بھی وا امر اُس جگہ لکھتے تھے
بصد شوق صلّ علی کہتے تھے
وہان قدرتِ ایزدی دیکھ کے
طرف قاب قوسین کی پھر چلے
گئے پردۂ نور مین جس گھڑی
سُنی وہان پہ آواز بو بکر کی
اور آواز آئی تھی یہہ غیب کی
قرین ہو ہمارے محمد نبی
وہان پردے نوری تھے ستّر ہزار
کئے طے گئے پیش پروردگار
کیا حق نے حضرت سے اُس دم کلام
محمد بھی حق سے ہوئے ہم کلام
بدن پر پھیر اُس شاہِ لولاک کے
رکھا دست قدرت کا اللہ نے
اُسی آن پھر جسقدر تھے علوم
ہوئے منکشف باعقول و فہوم
سُنی پھر جب آواز بو بکر کی
تعجب ہوا آپ کو اُس گھڑی
تو فرمایا اللہ نے اے رسول
ہوئی تجھکو دہشت ہوا تو ملول
کیا ہمنے پیدا جبھی اک ملک
ہم آواز بو بکر کی یک بیک
ندا اُس نے کی ایسے انداز سے
کہ ہو اُنس تجکو اُس آواز سے
ہوا حکم اس طرح پھر اے نبی
تو حاجت گیا بھول جبریل کی
لگے عرض کرنے حبیبِ خدا
کہ یا رب تو دانا ہے ہر راز کا
ہوا حکم جبریل نے جو کہا
قبول اُس کو ہمنے کرم سے کیا
کہا پھر کہ اُمت کو بخش اے خدا
کیا حق نے منظور اُن کا کہا
ہوا حکم ربّ قریبًا مجیب
کہ اب سیر فردوس کیجے حبیب

تمام وکمال آپ نے نعمتین
مکانات جتنے تھے اصحاب کے
ثناؤ صفت پھر خدا کی تمام
اگر بحر بحر وصف اک چیز کا
کہ ہین حور و غلمان ہان صف بصف
لباس اور میوے وہان بے شمار
اُسی وقت اُس شخص کے روبرو
سنو اور مجھسے یہہ تھوڑا کلام
کہ خدام غلمان و حور جنان
کہ میدان بڑا سیکڑون کوس کا
محل سات وہان اور آئے نظر
عیان ہر محل ہین ہوا ایک ایک
تو جبریل سے بولے شاہِ جہان
لگے کہنے وہ اے رسولِ اِلٰہ
لیا ہاتھ مین ہاتھ اور لے گئے
پھر نے فرمایا اُس وقت یون
لگے کہنے جبریل قدسی نہاد
جو بندہ اُٹھے بسترِ خواب سے
وضو کرکے دل سے پڑھے پھر نماز
عنایت کرے اک بہشت بہ بین
تماشا کیا ساری فردوس کا
کہ یہ نعمتین سب کی سب لا کلام
یہان سے فرا جا کے اے نیک خو
ہوا حکم یون پھر سرافیل کو
سرافیل فرمان سے اللہ کے

وہ دیکھین مہیا تھی جو خلد مین
وہ دیکھے سبھی آپ نے غور سے
بجالائے حضرت علیہ السّلام
کرین سَو زبان سے نہ ہوگا ادا
ہین نہرین مے شہد کی ہر طرف
کرے دھیان جسکا کوئی دیندار
بلا رنج و محنت وہ موجود ہو
بقولِ محمد علیہ السلام
کچھہ ایسی ہی کثرت سے ہوگی وہان
بہت تنگ کثرت سے ہوجائیگا
تھے یاقوت و دُر سے بنے سر بسر
بیابان لے شرق سے غرب تک
بنے واسطے کس کے ہین یہ مکان
جنھون نے بتائی ہے اندھونکو راہ
قدم سات جب ساتھہ اُنکے گئے
کہ فرزدہ ہین اب اپنی اُمت کو دون
خبر اور دون تم کو ای پاک زاد
وہین صدق دل سے وہ کلمہ پڑھے
تو اُس شخص کو خالقِ بے نیاز
کہ دنیا سے ہو وہ بڑی بالیقین
ہوا بعد اُس کے یہ حکم خدا
عدو پیر سے کی ہین ہین نے حرام
مکان دشمنون کا بھی اب دیکھہ تو
دکھاؤ سقر اور حقیقت کچھہ
دیرد دوزخ گرم پر لے گئے

کئی طبقے دوزخ کے آئے نظر — کہ تھی شعلہ زن آگ وہان سر بسر

مگر پہلے طبقے مین کم تھا عذاب — تھا اورون مین اُس سے زیادہ عذاب

مگر اُس کے اندر خروشان روان — تھین ستّر ہزار آتشین ندیان

اگر کچھہ بھی پہنچے زمین پر خروش — نہ جیتا بچے کوئی سنکر خروش

فرشتہ موکل تھا مالک وہان — کہا آپ نے اُس سے کر تو بیان

یہہ طبقہ ہے کس خلق کے واسطے — عذاب اس طرح کے ہین جس مین بھری

سنا جب کہ مالک نے اس طور پر — جھکایا بہت شرم سے اپنا سر

لگے کہنے پھر آپ مالک سے یون — کچھہ اسکا بیان کر کہ مین بھی سنون

سنایا جواب اُس نے حضرت کو یہہ — ملیگا گنہگار اُمت کو یہہ

نصیحت کرو اپنی اُمت کو اب — کہ مشغول طاعت رہین روز و شب

بروز قیامت جو ہوگا عذاب — تو تخفیف کی مجکو ہوگی نہ تاب

نبی یون مناجات کرنے لگے — کہ یارب جو دیکھا ہے مین نے اسے

نہ طاقت رہی دیکھہ کر اور نہ تاب — کہ آنکھون سے دیکھون مین ایسا عذاب

ضعیفان اُمت ہین سب نیم جان — اُٹھائین گے کیونکر یہہ بار گران

کیا تو نے انکا مجھے پیشوا — ہے مغموم اسواسطے دل مرا

مری شرم و عزت ترے ہاتھہ ہے — مری آج حُرمت ترے ہاتھہ ہے

کہا حق نے یون اے شفیع الامم — نہ کر دل مین اپنے ذرا فکر و غم

وہ سامان بخشش کا موجود ہو — کہ تو مجھسے راضی ہو خوشنود ہو

وہ بولے کہ راضی نہون گا کبھی — رہا اس مین اُمت کا گر ایک بھی

نہ فردوس مین جاؤن گا جب تلک — نہ اُمت کو لیجاؤن گا جب تلک

ہوا حکم اب فارغ البال جا — کسی طرح کا غم نہ خاطر مین لا

پہنچ کر وہان اپنی سب قوم کو — نماز اور روزون پہ قایم کرو

کہا پھر کہ اے پاک پروردگار — جو دیکھا سنا مین نے یان آشکار

مری بات کو کون جانیگا سچ — کہے کو مرے کون مانیگا سچ

کہا یون ابوبکر صدیق سا — مصدق ملیگا ترے قول کا

وہاں سے عرض حضرت مصطفےٰ ہوئے رہ سپر سوئے دولت سرا
اسی طرح زنجیر در ہلتی تھی نہ گرمی بھی بستر کی زائل ہوئی
کہا صبح کو حال سب قوم سے کہا سُن کے صَدَّقتَ صدیق نے
ابوجہل نے حال یہہ جب سُنا وہ بیدین کَذَّبتَ کہنے لگا
جو جانیگا سچ حال معراج کو وہ ہے مثل صدیق اکبر نکو
جو یہ راست احوال سمجھے دروغ وہ ہے چون ابوجہل بس بیفروغ
الٰہی ہزارون درود و سلام بروح نبی تا بروز قیام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول انام جناب محمد علیہ السّلام
بحقِ بتولِ شہ دوسرا بحقِ ہمہ انبیا اولیا
بحقِ امامِ حسین و حسن بحقِ دلِ عابدِ مُمتحن
بحقِ خلوصِ دلِ چار یار بحقِ امامانِ اہلِ وقار
مجھے اپنا تو عاشقِ زار کر مئے جامِ وحدت سے سرشار کر
لب گور تک محوِ حُبِّ نبی مجھے رکھ مری آرزو ہے یہی
دکھا دے مجھے ای مری ذوالجلال وہ مکہ مدینہ مقامِ جمال
اگرچہ مین عاصی ہون ناپاک ہون گنہگار ہون بدتر از خاک ہون
گنہ ایسے مین نے کئے لاکلام کہ گویا سراپا گنہ ہون تمام
مگر تیرے الطاف پر ہے نظر کرم پر بھروسا ہے شام و سحر
توقع کا میری سبب ہے یہی کہ خیر اور شر دیکھے ہے سبھی
لطافت کثافت پہ ڈالی نظر ہر اک پاک و ناپاک کی لی خبر
یہہ دیکھا کہ خورشید عالی مقام ہر اک شے پہ پر تو فگن ہے مدام
شعاع اُسکی پڑتی ہے جب خاک پر تو پڑتی ہے ہر پاک و ناپاک پر
اسی طرح اے میرے مولیٰ ذرا مجھے بھی تو کچھ اپنا جلوہ دکھا
شریعت طریقت حقیقت کا نور مرے دل مین بھر میرے ربِّ غفور

منور ہو دل نور عرفان سے | معطر ہو جان عطر ایمان سے
مرا خاتمہ ہو الٰہی بخیر | بجز تیرے دل مین نہو یاد غیر
نہو جان کنی کی اذیت مجھے | نہو موت کی کرب و شدت مجھے
نہ سختی سے نکلے مری روح پاک | رہون چین و آرام سے زیر خاک
نہو قبر مین بھی الٰہی عذاب | ترا فضل مجھپر ہو و ان بے حساب
قیامت کے دن بھی کرم کیجیو | بہشت بریں مین جگہ دیجیو
گنہگار و عاصی ہون مین روسیاہ | گناہون کے اندر خراب و تباہ
مین بندہ ہون تیرا تو میرا خدا | مین بردہ ہون تیرا تو آقا مرا
تو صاحب ہے میرا مین تیرا غلام | مجھے تونے پیدا کیا لا کلام
تجھے چھوڑ کر اب کہان جاؤن مین | بھلا تجھسا آقا کہان پاؤن مین
خدائی کا صدقہ خدائے کریم | مجھے مت دکھانا عذاب جحیم
مری عیب پوشی ہی کیجیو سدا | یہان اور وہان میرے ربِّ العلا
مرے دوست اور آشنا یار و غار | عزیز و اقارب مرے غمگسار
ہوا خواہ اور سب مرے منتسب | نہون تیرے مغضوب اے میرے رب
رہین دین و دنیا مین با آبرو | نہو واسطہ انکو غم سے کبھو
مجھے قرب اپنا عطا کر خدا | مین بندہ ہون ناصر ترا پر خطا
الٰہی بحق بنی فاطمہ | کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول | من و دست و دامانِ آلِ رسول

غزل در تعریف محفل میلاد

مقام اہل شریعت ہے محفل میلاد | طراز اہل طریقت ہے محفل میلاد
جلال جلوۂ وحدت ہے محفل میلاد | جمال عشوۂ کثرت ہے محفل میلاد
ظہور شان کرامت ہے محفل میلاد | شکوہ مذہب و ملت ہے محفل میلاد
ہی سب کا قول کہ سنت ہے محفل میلاد | ہی سب کا دین کہ الفت ہے محفل میلاد
ہماری آنکھ سے دیکھین تو کہدین وہابی | کہ دین حق کی جماعت ہی محفل میلاد

جو وصف احمد مرسل کے ہین تمنائی
اونہین تو عین عبادت ہی محفل میلاد

بڑا ہی اہل عرب سے بھی کیا تر القوی
جو کہتا ہی کہ کراہت ہی محفل میلاد

کیا رسول نے ذکر اپنی جب ولادت کا
اسی سی جان کہ سنت ہی محفل میلاد

یہ فعل آپ کے اصحاب و تابعین کا ہے
اور اہل کعبہ کی عادت ہی محفل میلاد

محدثین سب اس فعل کو بجا لائے
عجیب زیب روایت ہی محفل میلاد

رسول پاک کے منکر ذرا تو شرمائین
کہ عین نور رسالت ہی محفل میلاد

اب اسکے بعد کبھی بھول کر بھی مت کہنا
کہ دین مین باعث حرمت ہے محفل میلاد

کرین نہ کیون آہ شیدای جلوۂ احمد
کہ کردگار کی صنعت ہی محفل میلاد

نہین ہی خوف خدا کچھ ان اہل بدعت کو
جو صاف کہتی ہین بدعت ہی محفل میلاد

جو عاشق شہ کونین ہین دل و جان سی
انہین کے قلب کی راحت ہی محفل میلاد

تمہین رسول سی بیشک دلی عداوت ہے
جو کہتے پھرتے ہو بدعت ہی محفل میلاد

یہہ کیا مقولہ ہی نادان بدبختی تیرا
کہ مصطفےٰ کی اہانت ہی محفل میلاد

ہین ناصر اسکو سمجھتا ہون مصطفےٰ کا عدو
جو منہ سے کہتا ہی بدعت ہی محفل میلاد

در صفت شب معراج

واہ کیا معجزہ ہے صل علیٰ آج کی رات
یعنی تابندہ ہوا مہر ہدیٰ آج کی رات

رنگ لایا ہے فلک سیر براق احمد
توسن فکر پہ سارنگ دکہا آج کی رات

ہر طرف جلوۂ یکرنگی وحدت ہے عیان
مطلع نور ہی یا صبح ضیا آج کی رات

مردہ دل جو تھے وہ سب زندۂ جاوید ہوے
ظلمت خضر مین ہی آب بقا آج کی رات

لب پہ ہی ذکر نبی دل مین ہے اللہ اللہ
ساری راتون سے نظر آئی جدا آج کی رات

واہ کیا بادۂ توحید پلایا ساقی
اٹھ گیا پردۂ ناموس و حیا آج کی رات

سرور پاک کو معراج عطا کی حق نے
سب کرو ملکے خوشی اہل صفا آج کی رات

شب معراج محمد کی شب عظمت ہے
کیون نہو لائق تحسین و ثنا آج کی رات

کس کا بے ساختہ یہ نام زبان پر آیا
کہ ہوئی میری زبان مجھ پہ فدا آج کی رات

مجکو معراج ولایت ہو طفیل حضرت
یہی اللہ سے ہے میری دعا آج کی رات

کیا کہیں اوس رخ روشن سے اٹھا پردہ
عطر الفت سے معطر ہے دماغ عالم
کھل گئی کیا کہیں اُس کاکل مشکیں کی شکن
جھومتا ہے عجب انداز سے ہر نخل چمن
کیوں یہ آرایش فردوس بریں ہوتی ہے
کیوں بلائیں مری لیتی ہیں جناں کی حوریں
دھوم کس غیرت یوسف کی مچی ہے گھر گھر
چھوٹتا ہے لب جو ناز سے کیا سرو سہی
کس پریوش کی اداؤں کا پڑا ہے سایہ
صحن جنت میں سنگار اپنا ہیں کرتی حوریں
جس قدر زیب و تجمل آج جا ہے ناصر

دو اٹھا پردہ رخ مہر خدا آج کی رات
بے حجابانہ پلا بادۂ گلگوں ساقی
شوق مضطر دل ناصر میں غضب ڈھاتا ہے
لب شیریں کی حلاوت کی کریں گے باتیں
وہ چلے آتے ہیں کس شان سے اللہ اللہ
دل مرا نرگس میگوں محمد سے لگا
ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے
آمد آمد کی ہے محبوب خدا کی شہرت
مرے قابو میں مرا دل نہ رہا ہے ناصر

میں بھی لوٹوں گل عارض کی بہار آج کی رات
گل رخسار محمد کے مزے لوٹے ہیں
دل تو پہلے سے فدا ہو ہی چکا تھا مہر
آ کہیں جلد مسیحائی کو اے رشک مسیح
ذکر محبوب خدا کے ہے رخ روشن کا

یوں جو بے پردہ ہوئی جلوہ نما آج کی رات
کس گل تر کے کھلے بند قبا آج کی رات
مشک بیزاں ہے جو ہر سمت صبا آج کی رات
ناز ہر پھول پہ کرتی ہے صبا آج کی رات
وجد و حالت میں ہے کیوں چرخ دوتا آج کی رات
کیوں مرے لب پہ ہے پھر صل علیٰ آج کی رات
غلغلہ کس شہ خوباں کا مچا آج کی رات
قابل وجد ہے ہر گل کی ادا آج کی رات
چہچہاتے ہیں چمن مرغاں ہوا آج کی رات
اور رضواں ہے لب فرش کھڑا آج کی رات
جا لئے بیٹھے ہیں جو محبوب خدا آج کی رات

ہو شب قدر کہ ہو عید ضحیٰ آج کی رات
طاق نسیاں پہ رکھو شرم و حیا آج کی رات
حال اپنا بھی سنو کے ذرا آج کی رات
ہم بھی لوٹیں گے ترے لب کا مزا آج کی رات
کہ نظر آتی ہے اک شان خدا آج کی رات
جام جمشید کو دوں دل سے بھلا آج کی رات
کیا کوئی تازہ شگوفہ ہے کھلا آج کی رات
ہو منور کہ ہے چہرہ [illegible] صل علیٰ آج کی رات
ذکر کس غیرت یوسف کا ہوا آج کی رات

آ مرے گھر بھی مرے لالہ عذار آج کی رات
گل فردوس بھی آنکھوں میں ہے خار آج کی رات
جان بھی ہو جائے گی تجھ پہ نثار آج کی رات
جان لب پہ ہے ترا عاشق زار آج کی رات
[illegible] ہے سبب کیوں دل زار آج کی رات

درد ہجران کے وسوسون سے رہائی ہوگی — کہین تن سے نکل جان نزار آج کی رات
کچھ نہ پوچھو تپ غم سوز الم کی حالت — ہر بن سے نکلتے ہین شرار آج کی رات
ذکر اُس ماہ نبوت کا جو ہے اے **ناصر** — چاندنی مین ہے عجب کیف بہار آج کی رات

واجبِ مطلق خالق ہمہ خلق دہر کا داور ہے توہی
الف احد اور میم محمدؐ مظہر دو پیکر ہے توہی
توہی ہے سر کن کا تماشا توہی ہے حل عقدہ فتحنا
توہی ہے جام دنیٰ فتدلیٰ ساقی کوثر ہے توہی
توہی ہے رمز کنت کنزاً توہی ہے رنگ مخ مخفیاً
توہی لواءِ حمد محمداً شافع محشر ہے توہی
غور سے دیکھا جب کہ جہان مین تجکو ہی پایا کون و مکان مین
باغ جہان گلزار جنان مین مظہر منور ہے توہی
ہے ہر نقش مین نقشا ترا ہے ہر شے مین تماشا تیرا
دیکھو جسے ہے شیدا تیرا دلبرِ دلبر ہے توہی
راز خفی جب کھل گیا یکسر دل نے کہا ہو کر متحیر
شوقِ ستمگر شاہدِ دلبر عاشقِ مضطر ہے توہی
نحن اقرب کا یہہ ترانہ سب کو سناتا ہے مستانہ
ناصر مضطر ہے دیوانہ اوسکا دوا گر ہی توہی

دل مین ہے نار عشق پیمبر لگی ہوئی — یا پنبہ زار مین کوئی اخگر لگی ہوئی
وارفتہ دل ہے وادی یثرب کی یاد مین — جان حزین ہے روضہ کے در پر لگی ہوئی
بے اختیار آہ نکلتی ہے کیا کرون — ہے دل پہ ضرب عشق پیمبر لگی ہوئی
معذور عشق ہون مجھے مت چھیڑ ناصحا — عشق نبی کی چوٹ ہے دلپر لگی ہوئی
میلاد پاک شاہ سے جب دشمنی ہوئی — کیونکر ہے تجکو یاد پیمبر لگی ہوئی
ذکر رسول پاک سے الفت نہین اگر — ہے راہ مستقیم سے ٹھوکر لگی ہوئی
جلدی سے آیئے کہین یا شاہ دوسرا — ہے آنکھ انتظار مین در پر لگی ہوئی
جلدی پلا خدا کے لئے جام بیخودی — ساقی ہے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

بے چین بے حواس جو رہتے ہو ناصرا
سچ کہہ دو کس کی ہے یاد دلبر لگی ہوئی

ہے میری دل کو شہر دو جہان کا اشتیاق
نور حق صل علی یثرب مکان کا اشتیاق

اشتیاق روی احمد زاہدا کچھ چیز ہے
اشتیاق حور و غلمان ہے کہان کا اشتیاق

خوبی پاک مصطفے کی جب ثنا کرتا ہون مین
گرد ہو جاتا ہے خوبان جہان کا اشتیاق

آشیانہ طائر دل کا بنا ہے لامکان
اللہ اللہ تیرے پاکیزہ وہان کا اشتیاق

دل ہے اپنا محو شوق روئے زیبائے نبی
حور و غلمان کی طلب کسکو جنان کا اشتیاق

تیغ ابروئے محمد کی تمنا مین محو ہون
خاک ہو مجکو کسی ابرو کمان کا اشتیاق

کس بلا کی ہے طبیعت ناصر مداح کی
حور و غلمان کو بھی ہے اس نوجوان کا اشتیاق

عشق رسول کا مجھے کیونکر نہ بہلائے باغ
میرے لئے یہ باغ ہی مین ہون ہرا ی باغ

ہون عاشق رسول جگر داغ داغ ہے
ہے عشق ایسا کس کو بھلا ہاتھ آئے باغ

بوئے محمدی سے معطر نہ باغ ہو
ایسا دکھائے گل کوئی ایسا تماشہ باغ

باغ جنان مین پاس ہو کاشانہ نبی
اللہ اس بہار کا مجکو دلائے باغ

پیش نظر ہے باغ جمال محمدی
دنیا کا کیا ہماری نظر مین سمائے باغ

داغون سے دل کو غیرت گلشن بنائین گے
رکھا ہے ہمنے گوشۂ دل کو ہرائے باغ

عشق رسول پاک سے دل باغ باغ ہے
کیون غم اوٹھاؤن باغ جہان مین ہرا ی باغ

ہر گل سے آئی بوئے گل حسن احمدی
گر سوز داغ عشق کا زاہد کھلائے باغ

دکھلاؤ جلد گلشن طیبہ کو یا نبی
ہے مرغ دل کے لب پہ مری ہائے ہائے باغ

سرسبز میرا باغ تمنا ہو یا خدا
مقبول ہو یہ بہر محمد دعائے باغ

ناصر ہے عندلیب گل عارض نبی
دنیا مین اسکا دل نہین لگتا سوائے باغ

رسول اللہ کا ہے جابجا فیض
ہے اس فیاض کا ہر دم جدا فیض

زبان حال سے کہتی ہے ہر شے
ہے تخلیق دو عالم آپ کا فیض

سونگھا دے گلشن یثرب کی خوشبو
مشام جان کو پہنچا اے صبا فیض

محیط عالم جن و ملک ہے
ازل سے تا ابد ہے آپ کا فیض

ہے فیض احمدی کا چار سو غل
تعالی شانہ صل علی فیض

ہے ہر سو جلوہ گر فیض رسالت
عجب ہے اللہ اللہ یہ ضیا فیض

حیات جاودانی ہے پانی
تمہارے فیض الفت کا ملا فیض

مرے لب مین ہے فیض مصطفے سے
وہی صل علی معجز نما فیض

ترے محبوب کا ہون مین تمنا خوان
مرا جاری ہو یارب جا بجا فیض

مین فیض احمدی کا ہون تماشا
تماشا گاہ عالم ہے مرا فیض

ہے فیض متصل سے مجکو حاصل
برب کعبہ ناصر آپکا فیض

کون دیگا احمد مرسل کو جاکر اطلاع
دی مری شوق زیارت نے ہی بڑھکر اطلاع

آپکی ذات مقدس وہ ہے محبوب خدا
دیتے آئے جس کے آنیکی پیمبر اطلاع

سایہ طوبی سے یہ وحشت زدہ ہے بیخبر
قامت بے سایہ کی شہرہ ہی پاکر اطلاع

حسن عالم سوا بنا بڑھکے دکہلاتا ہے کیا
مہر یثرب کی ہے اے مہر منور اطلاع

کلمہ پڑھتا ہے جہان نام خدا اس نام کا
آپکی محبوب حق ہو کیون نہ گھر گھر اطلاع

ہون بہت بیتاب غم جاکر رسول اللہ سے
اضطراب دل کی دے ای شوق مضطر اطلاع

جان و دل سے ہو گئے ہین حاضر ملائک وان ضرور
محفل حضرت کی ہوتی ہے جہان پر اطلاع

حال ابتر ہے بہت بہر خدا یا حبیب
دے رسول اللہ کو ناصر کی جاکر اطلاع

ہے دلکو عشق حضرت خیر الورا کیساتھ
اپنا مآل ہے رشتہ ہر دوسرا کے ساتھ

ہم مست بادۂ مئے عشق رسول ہین
ہوگا ہمارا ساتھ حبیب خدا کے ساتھ

دل کو مرے ہوس ہی ہوائے رسول کی
اڑ جائیگا مدینہ کو لاشہ ہوا کے ساتھ

کیا لائین وہ خیال مین حوران خلد کو
دل بستگی ہے جن کو حبیب خدا کے ساتھ

مرتا ہون شوق دید رسالت مآب مین
نکلیگی روح تن سے توسل علی کے ساتھ

دل کو لگاوٹ ہے مرے حب رسول سے
اب دل لگی ہو کیا کسی زلف دوتا کے ساتھ

حب خدا کہان نہو گر حب احمدی
عشق خدا ہے عشق حبیب خدا کے ساتھ

کرتی ہے چشم ناز تری کج ادائیان
یہ طرز اور کرشمہ طرز حیا کے ساتھ

عاشق مین تیری خنجر مشدد کا ربط ہے
وہ تیری ساتھ ہے تو ہے بیشک خدا کے ساتھ

لیتا ہے کس فریب سے دونون جہانکا دل
رنگ حدوث مین ترا جلوہ بقا کے ساتھ

للہ رحم اے قد محشر خرام رحم
وابستہ میری جان ہے تری نقش پا کے ساتھ

حب نبی سے نور ولایت ہوا نصیب
پہنچا حضور حق مین نگر رہنما کے ساتھ

وحدت مین ایسے غرق ہین ہمکو خبر نہین
تو رخدا کے ساتھ ہین یا ہین خدا کے ساتھ

عشق نبی کے دعوے مین میلاد سے گریز
یہ مدعی کہان ہین بھلا مدعا کے ساتھ

ناصر فنا کر آپ کو عشق رسول مین
طالب اگر بقا کا ہے رنگ فنا کے ساتھ

کیون غنچۂ گل باغ مین مرجھائے ہوے ہین
کیا عشق محمد مین یہ گل کھائے ہوئے ہین

یہ دیکھتی ہے جلوۂ رخسار محمد
ہم مردمک چشم پہ اترائے ہوئے ہین

غنچے جو چٹکتے ہین خیابان جہان مین
یہ شادی میلاد کے چٹخائے ہوئے ہین

شادی سے سماتے نہین دلان نگہ مین
گل بھی گل رخسار کی بو پائے ہوئے ہین

گیسو کی قسم خال کے سودا کی قسم ہے
ہم الفت خوبان سے قسم کھائے ہوئے ہین

اے ساقی گلفام پلادے کوئی ساغر
ہم تشنۂ دیدار ہین گھبرائے ہوئے ہین

ہم حضرت دل کو کوئی رنگ اور دکھاتی
پر وعدۂ فردا پہ یہ بہلائے ہوئے ہین

دا تا نظر لطف سے ہو ایک اشارہ
سائل ہین تری دروازہ پہ ہم آئے ہوئے ہین

ناصر چلو یثرب کو کہین ہند سے جلدی
وہ دست کرم سنتے ہین پھیلائے ہوئے ہین

لو مان کہنا ہمارا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ
ہے خوب رہنا وہان کا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

دل اپنا اپنون سے اب اوٹھاؤ عرب کی جانب قدم بڑھاؤ
یہ دوستون کو بھی کہہ سناؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

کہان کی دولت کہان کی حشمت کہان کی ثروت کہان کی رفعت
یہ سب کے سب ہین حجاب غفلت چلو مدینہ چلو مدینہ

لو چھوڑ و عیش و خوشی کا عالم ہو ورد صل علیٰ کا پیہم
اگر ہو غم بھی تو ہو یہی غم چلو مدینہ چلو مدینہ

ہو پا برہنہ تو دل پریشان ہو چشم گریان تو سینہ بریان
رہ مدینہ مین اشک ریزان چلو مدینہ چلو مدینہ

کروگے کب تک یہ شور و غوغا سہوگے کب تک یہ ناز بیجا
رہوگے کب تک ہنوز یہ شیدا چلو مدینہ چلو مدینہ

زمین پاک عرب کو دیکھو عرب کے حسن و طرب کو دیکھو

مزار محبوب رب کو دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ
رسول اکرم سے دل لگاؤ نبی کی زلفون مین دل پھنساؤ
ریاض جنت کو جلد جاؤ چلو مدینہ چلو مدینہ
الٰہی بہر کمال صابر بحرمت فیض خواجہ باقر
کوئی کہے آکے جلد ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

گر زلیخا دیکھ لے محبوب یزدان کی طرف
جن کو یثرب کی ہوائے شوق مین پروا نہی
آرزوئین کھینچتی ہین جانب کوئے رسول
دشت بطحی کا ہوا ہے دل کو پھر سودا ہرے
جسنے دیکھی ہے نبی کے روئے انور کی جھبین
ماہ یثرب کو اگر دیکھے زلیخا خواب مین
جنبش ابرو سے بہ انگشت سی ہے وہ دو نیم
خاک مین ہین سر تین ٹھوکر کا دکھلا معجزہ
مصحف رخ کی بلائین شوق پابوسی مین لون
کیا کرون گلشن مین جا کر مین ہون اک آشفتہ سر
جسنے دیکھا ہو مدینہ کے بیابان کیطرف
رند عالم سوز ہون ناصح زبان اپنی سنبھال
عارض پر نور حضرت کے ہین مضمون دل نشین
اس کا اک اک خار ہے گلزار جنت کا جواب
غیر سے مطلب نہین اپنا تو ہر دم دہیان ہے
دیکھ کر وصف در دندان حضرت نعت مین
پاس وہ نون کا ہے دل کو کسطرف ہون یا نبی
جان نکلے ناصر مضطر کی یارب جس گھڑی
ہجر احمد مین ہون آشفتہ و حیران مدہوش
ہے سبب وہی اسباب سفر کا میرے

بھول کر بھی پھر نہ دیکھے ماہ کنعان کیطرف
کیا اٹھا مین آنکھ وہ تخت سلیمان کیطرف
لیچلی ہین مجکو حورین باغ رضوان کیطرف
پھر بہار آئی چلی بلبل گلستان کیطرف
کیا نظر پھر کر وہ دیکھے حور و غلمان کیطرف
پھر نہ بیداری مین دیکھے ماہ کنعان کیطرف
دیکھین وہ دل کی طرف یا ماہ تابان کیطرف
آخرام ناز سے گنج شہیدان کیطرف
سر ہو قدمونکی طرف اور ہاتھ قرآن کیطرف
دل کھچا جاتا ہے یثرب کے بیابان کیطرف
کیا اٹھائی آنکھ وہ گلزار رضوان کیطرف
رخ ہے دنیا کی طرف اور دل ہے یزدان کیطرف
دیکھکر ہنستا ہو نہین خورشید تابان کیطرف
دیکھ غافل آکے یثرب کے بیابان کیطرف
یا محمد کی طرف یا شیر یزدان کیطرف
کرتے ہین مضمون اشارے در و مرجان کیطرف
ناتوانی کی طرف یا شوق پنہان کیطرف
دہیان ہو اسکا رسول پاک یزدان کیطرف
مجکو مت چھیڑ کہ ہون سخت پریشان مدہوش
راہ طیبہ مین ہون گو بے سر و سامان مدہوش

چشم میگون محمد کا اگر ذکر کرون
لب معجز کا نبی کے ہے تصور ہر دم
حسن یکتائی نبی کی جو حقیقت کھلجائے
چشم مخمور کا حضرت کی جو دیکھے عالم
در دندان سے اسے نسبت تشبیہی ہے
نشہ بادۂ الفت سے ہین ہر دم سرشار
حشر مین ہو تیرے محبوب کی یارب ہمراہ
یارب دکھادے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
کبتک گھلا کرے تپ غم سے برنگ شمع
ہر داغ دل بنا ہے مرا چشم آرزو
ہوتی ہے جان نثار ادائے خرام پر
مجکو عزیز ہے شب یلدائے ہجر بھی
ہے چارہ ساز خلق بھی عاشق رسول کا
کلیاتک نعت سنکے پڑہو متو درود
یون آتے کو تو اور بھی پاکر و قرآئے
نور رخ پر نور محمد کو جو دیکھا
آنکھون مین سمایا ہے وہ انداز ملاحت
گر روئے منور سے ذرا پردہ اوٹھادو
دیکھی جو گلستان محمد کی بہارین
حورین بھی کہین گی کہین دن حشر کے ہم
خلوت وحدت دبستان ہے رسول اللہ کا
وسعت فیض نبی پر کیون نہ امت ہو فدا
جس کے اک جلوے کے آگے گرد ہین شمس و قمر
معنی قرآن کوئی سمجھے تو ہو اسپر عیان
ذرہ کو خورشید قطرے کو کرے بحر محیط

صحنِ گلزار میں ہو نرگسِ فتّان مدہوش
کیوں نہ ہو بادۂ اُلفت سے دل و جان مدہوش
عالمِ قدس میں ہوں قدسی کروبیان مدہوش
ہو زلیخا کی طرح خود مہِ کنعان مدہوش
مے فرقت سے جو ہے گوہرِ غلطان مدہوش
کیا تعجب ہے جو ہوں تیرے ثنا خوان مدہوش
ناصرِ خستہ جگر والہ و حیران مدہوش

عیسیٰ ہے مصطفےٰ میں ہوں بیمار مصطفےٰ
یارب مریض نرگسِ بیمار مصطفےٰ
اللہ رے شوق لذتِ دیدار مصطفےٰ
چلتا ہے دل پہ خنجرِ رفتار مصطفےٰ
ہے اس میں رنگ گیسوے خمدار مصطفےٰ
لو ہو گیا طبیب بھی بیمار مصطفےٰ
ناصر ہے بلبل گل رخسار مصطفےٰ

پیدا وہی کچھ شان سے خیر البشر آئے
بی آمنہ بولیں مری نور البصر آئے
کیا خاک نظر میں کوئی رشکِ قمر آئے
اللہ کے بندوں کو بس اللہ نظر آئے
اللہ کی قدرت کے تماشے نظر آئے
لو دیکھ لو وہ عاشقِ خیر البشر آئے

جلوت کثرت گلستان ہے رسول اللہ کا
صحنِ جنّت تنگ ایوان ہے رسول اللہ کا
حسنہ اوہ نور تابان ہے رسول اللہ کا
وصف ہر آیت میں پنہان ہے رسول اللہ کا
موجزن دریاے فیضان ہے رسول اللہ کا

جس کے ہر گوشہ مین ہین گلہای وحدت خندہ زن
وہ تر و تازہ گلستان ہے رسول اللہ کا

گوش شنوا چشم بینا ہے تو کر سیر چمن
ہر گل و غنچہ ثنا خوان ہے رسول اللہ کا

کیون نہ حوران بہشتی لین بلائین بار بار
ناصر ہندی سخندان ہے رسول اللہ کا

بے تردد ہوگا داخل گلشن فردوس مین
ہاتہ مین ناصر کے دامان ہے رسول اللہ کا

ہمین کس بات کا غم مومنو روز جزا ہوگا
وسیلہ جبکہ محشر مین ہمارا مصطفے ہوگا

گنہگارونکی جس دم ہوگی پرسش صحن محشر مین
مرا حامی شفیع المذنبین خیر الورا ہوگا

بجز عشق رسول پاک وصل حق نہین ممکن
ملیگا وہ خدا سے جو محمد سے ملا ہوگا

رسالت کا جو ہے منکر وہ ہے توحید کا منکر
نبی سے جو جدا ہوگا وہ بیشک ہی جدا ہوگا

تصور مین نہ لائیگا کبھی دنیا کی دولت کو
تمہارے در کا یا حضرت جو ادنی سی گدا ہوگا

ہمین کیون غم ہو مومنو خورشید محشر کا
ہمارے سر پہ ظل شافع روز جزا ہوگا

ہے میری سجدہ گہ محراب ابروئے رسول اللہ
تری مسجد مین زاہد کب مرا سجدہ ادا ہوگا

قتیل عشق حضرت ہون شہید تیغ الفت ہون
بجای قل مری تربت پہ ذکر مصطفے ہوگا

مرا سینہ ہے سینا پرتو فیض رسالت سے
جو ہوگا فیض مجہسے وہ کسی سے کم ہوا ہوگا

مجھے کیون خوف محشر ہو مدد پر میری آنا عمر
ادہر خیر الورا ہوگا ادہر شبیر خدا ہوگا

ہے آنکھ مین نور رخ نیکوے محمد
اور سر مین بسی نکہت گیسوی محمد

رضوان کو مبارک ہین طوبی کی ہوائین
یانسیم و ہوائے قد دلجوئے محمد

اسلام کے غنچے ہین تو گل صل علی کے
ہے ان سے شگفتہ چمن روی محمد

مدت سے ہون مدہوش خمار غم سے
ملجائے گلاب عرق روئے محمد

ہے نور خداوند دو عالم کا ہیولی
اے چشم غلط بین قد دلجوئے محمد

محفل مین نہ ہو کس لئے غل صل علی کا
ہے لب پہ مرے مدحت گیسوی محمد

کس طرح جہکے سر خم محراب حرم مین
یاد آتا ہے ناصر خم ابروئے محمد

مجھے جلدی سے دیجئے چہرہ دکہایا ختم رسل
غم ہجر سے حال ہے زار مرا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا جس نے کہ صدق سے نام لیا اوسے جام حیات دوام ملا
غم کون و مکان سے وہ چھوٹ گیا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا ذکر ہے درد والم کی دوا ترے فکر مین دیکھا ہے نو رِ بقا
ترے نام سے ہوتی ہے دور بلا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا رُخ ہے کہ جلوۂ صبحِ ضیا ترا لب ہے کہ چشمۂ آبِ بقا
تری ذات ہے جملہ مرض کی دوا یا ختم رسل یا ختم رسُل

ترے حسن ملیح پہ ہون مین فدا تو ہے شاہ جہان مین ہون تیرا گدا
مین ہون ذرۂ خاک تو مہر ہدا یا ختم رسل یا ختم رسل

کرو پردہ شرم کو دور ذرا دو حجاب نقاب کو رُخ سے اوٹھا
لو دکھا دو جمال کو بہر خدا یا ختم رسل یا ختم رسل

مین ہون فناصرؔ مست الست ترا غم ہجر سے ہے مرا حال بُرا
مجھے جامِ شراب وصال پلا یا ختم رسل یا ختم رسل

نہ رند مشرب نہ مست و بیخود نہ طالب ننگ و نام ہون مین
نہ شاہ ملت نہ پیر طاعت نہ شیخ عالی مقام ہون مین

نہ ہون شہید نگاہِ خوبان نہ ہون قتیلِ رُخِ نکویان
حریص فیضان مصطفےٰ ہون غلام خیر الانام ہون مین

نہ زاہدون مین ہے نام میرا نہ عابدون مین قیام میرا
نہ شاعرانہ کلام میرا نبی کا مستِ کلام ہون مین

نہ مفتیون کی قطار مین ہون نہ صوفیون کی شمار مین ہون
جو ہون تو رندانِ خوار مین ہون رسول کا صید دام ہون مین

دکھا نہ اے مرگ آنکھ مجکو لڑا نہ اے موت مجھسے آنکھین
قتیل ہون نازِ مصطفےٰ کا شہید عالی مقام ہون مین

اگر نکیرین پوچھ بیٹھے کہ کون ہے تو تو یہہ کہون گا
رسول اکرم ہین میرے آقا اک اونکا ادنیٰ غلام ہون مین

پڑھون جو نعتِ شہ دو عالم تو کیون نہ فناصرؔ ہون گر ذہین خمم
مین ہون مدیح رسول اکرم سخنورون کا امام ہون مین

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائین ہم خاکِ درِ رسول کا سُرمہ لگائین ہم

جالی پکڑ کے روضۂ گردون جناب کی
سب حالِ دل رسولِ خدا کو سنائین ہم

سجدہ کرین ہم آپ کی محراب کی جگہ
قدمون کی جا پہ لختِ جگر کو بہائین ہم

احوال دل کہین کبھی حجرے کے سامنے
ممبر کے سامنے کبھی غوغا مچائین ہم

سن زار قبر کی آپکے ہونٹون سے سُن لیا
کیا عرضِ مدعا کو پھر اب لب پہ لائین ہم

قسمت پہ اپنی فخر کرین سو ہزار بار
گر اپنی مشت خاک یہہ بین پائین ہم

کس کو دکھائین غم بھی دل سے وہ سے
جز آپ کے کسی غم دوری سنائین ہم

تم دیکھو یا نہ دیکھو مگر مثلِ شمعِ بزم
جل جل کے جان کو خاک مین اپنی ملائین ہم

یا رب وہ دن دکھا کہ مدینے کے دشت مین
دامن کے ٹکڑے جیب کے پرزے اوڑائین ہم

آنکھون سے اپنی چن کے مدینہ کے خار و خس
زخم جگر کے واسطے مرہم بنائین ہم

سوزِ غمِ رسول کے وہ دل جلے ہین ہم
اک آہِ آتشین سے سقر کو جلائین ہم

ناصر کی یہ مدام دعا ہے کہ ای خدا
جلدی وہ دن دکھا کہ مدینہ کو جائین ہم

کیا خاک دل لگائین کسی دلربا سے ہم
ہین عاشقانِ سرورِ ہر دو سرا سے ہم

مدفن اگر نصیب ہو روضہ کے آس پاس
جنت کو بھول کر بھی نہ چاہین خدا سے ہم

بھاتی نہین ہے بات بجز نام مصطفے
دل پاک رکھتے ہین خلشِ ماسوا سے ہم

گر داستانِ حسن سے فرصت کبھی ملے
شکوے کرینگے کچھہ نگہہ باحیا سے ہم

آنکھون پھر ہے پیش نظر روئے مصطفے
ملتے ہین خود خدا سے کہ نور خدا سے ہم

ناصح ہمارے سامنے کرتا ہے ذکر غیر
رکھتے ہین عشق تذکرۂ مصطفے سے ہم

آنکھون مین اپنی جلوۂ حسن رسول ہے
اب آنکھہ کیا ملائین کسی مہ لقا سے ہم

جب سے ہین آشنا غمِ عشقِ رسول کے
نا آشنا بنے ہین ہر اک آشنا سے ہم

دامانِ حشر مین نہین تر دامنی کا خوف
لپٹے ہوے ہین دامنِ آلِ عبا سے ہم

جس درجہ ہم کو ناز ہو زیبا ہے **ناصرا**
رکھتے ہین کام مدحتِ خیر الورا سے ہم

ناصر چلو مدینہ کو سرور کے سامنے
عرض نیاز دل کرو دلبر کے سامنے

غوغا مچاؤ سرورِ عالی جناب مین
نالے کرو حضور کے ممبر کے سامنے

مین بھی نکالون حسرتِ دل آکے یا نبی
سرور کے سامنے ہو تو در کے سامنے

دیکھون نصیب سے مجھے وہ دن ہو کب نصیب
لبیک کہتا آؤن ترے در کے سامنے

حجرہ کے سامنے ہون کبھی باادب کھڑا — کہہ کامیاب گنبدِ اخضر کے سامنے
اعجازِ عیسوی سے نہ زندہ ہو گر کوئی — لے آؤ اُس کو شاہ کی ٹھوکر کے سامنے
پائے نیاز کو مرے صدقہ حسین کا — ہون لغزشین نہ داورِ محشر کے سامنے
اے منکرانِ بزمِ حبیبِ خدا کہو — کیونکر نہ بلینگی شافعِ محشر کے سامنے
ناصر چلو مدینہ کو اب ہو کے اشکبار — کوثر بنا لین ساقیِ کوثر کے سامنے

دکھلا کے گلِ عارض کی پھبن دل برو زمن جادو نظری
غنچہ سا دہن بانکی چتون بُتِ ہوش ربا بیدادگری
آثارِ انا الحق رُخ سے عیان ابرو چو کمان مژگان چو سنان
قد سرو روان لب راحتِ جان در باغِ تکلم گل شکری
انکھین وہ رسیلی مست ادا وہ نرگسِ فتّان فتنہ نما
آمد بجہان کردند ندا اے صلِّ علیٰ زیبا پسری
مکھڑے پہ غضب بکھرے کاکل چون سنبلِ تر بیہوش بگل
دیدار سے جس کے چون بلبل شدہ نغمہ سرا جن و بشری
ماتھے کی چمک چہرے کی دمک بربود قرار از جن و ملک
دامن کی جھلک سے موہ لیو با ناز و ادا بت عشوہ گری
دل بین مرے یہ حسرت ہی رہی اے بادشہِ حسن و خوبی
ناصر کو بلا پوچھا نہ کبھی رفتہ ہست کجا آن نوحہ گری

دیگر

ہون بہت حیران و مضطر یا محمد الغیاث — ہے مرا احوال ابتر یا محمد الغیاث
میری رہبر میری سرور یا محمد الغیاث — رحم گستر بندہ پرور یا محمد الغیاث
الغیاث ای صبحِ رحمت شامِ ظلمت الغیاث — مہر سیما ماہِ پیکر یا محمد الغیاث
رحمتِ عام خدا دریائے فیضِ کبریا — اے دیارِ دین کے داور یا محمد الغیاث
کیون نہ میری آرزوئین سب بر آئین منو — ہے سدا میری زبان پر یا محمد الغیاث
لے رہا ہے تیرا شوقِ دید دل بین چٹکیان — جلد دکھلا روی انور یا محمد الغیاث

ہو تیرے صدقہ سے ناصر کو شہادہ دن نصیب
آئے کہتا تیرے در پہ یا محمدؐ الغیاث

دکھلا دیجئے جمال ذرا یا رسول پاک — قابو میں اب تو دل نہ رہا یا رسول پاک
اک حشر کیسا لاکھوں ہوں برپا قیامتیں — کر ہو خرام ناز ذرا یا رسول پاک
عالم سیہ ہے آنکھ میں دن میرا رات ہے — ہجر میں تو تیرا مہر ہدیٰ یا رسول پاک
ہیں لعل لب کو دیکھ کے ترسا کروں سدا — لوٹیں سخن کا غیر مزا یا رسول پاک
دامن جھٹک کے یوں سر بالیں گذر گئے — کشتہ کا کچھ نہ پاس کیا یا رسول پاک
تصویر جب کہا ہیں نکیرین قبر میں — ہو لب پہ میرے نام ترا یا رسول پاک
کشتے کی اپنے نعش پہ اگر تو دیکھ لے — کیسا آنکھ نے کام کیا یا رسول پاک
ہے کون حل کرے جو مری دل کی مشکلیں — بجز تیرے ہے عقدہ کشا یا رسول پاک
ناصر غم فراق سے روتا ہے زار زار — ہے کون اُسکا تیری سوا یا رسول پاک

خدا کو جسنے پایا ناصر اپایا محمدؐ سے — جسے یاں ہاتھ کچھ آیا تو ہاتھ آیا محمدؐ سے
محمدؐ وہ بہار گلشن فیضان عرفان ہے — کہ نقارہ بجا توحید کا ہر جا محمدؐ سے
محمدؐ ایک موج اولین بحر امکان ہے — بہا تخلیق کا ہے چار سو دریا محمدؐ سے
محمدؐ ابر رحمت ہے محمدؐ رمز قدرت ہے — ہوا ہے جلوہ گر جلوہ خدائی کا محمدؐ سے
نہ دیکھا وہ کہیں جلوہ جو دیکھا ہے وہ احمدؐ میں — نہ پایا وہ کسی نے ہمنے جو پایا محمدؐ سے
کسی نے کم کہا وہ جو کہا ہے حق نے حضرت سے — نہ پوچھا وہ کسی نے حق نے جو پوچھا محمدؐ سے
حسینان جہاں کیونکر سمائیں میری نظروں میں — کہ رکھتا ہے محبت خاطر شیدا محمدؐ سے
حصول مدعا کی آرزو رکھتا ہے گر اے دل — تو کہہ رو رو کے حال اپنا خدا سے یا محمدؐ سے

ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہے دارین میں ناصر
کوئی اعلیٰ محمدؐ سے کوئی اچھا محمدؐ سے

طلسم عبرت ہے سارا عالم گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کدھر ہے حوا کہاں ہے آدم گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کہاں ہے یوسف کا حسن یکتا کہاں ہے آشفتہ سر زلیخا
کدھر ہے مجنوں کہاں ہے لیلا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

کہان گیا جام جم کا چرچا کدہر سکندر کہان ہے دارا
کدہر ہے فرعون کا وہ دعوی گہڑی مین کچہ ہی گہڑی مین کچہ ہے
وہ عشق کا کس طرف ہے افسون کدہر ہے فرہاد چشم پر خون
کہان ہے شیرین کا لعل میگون گہڑی مین کچہ ہے گہڑی مین کچہ ہے
کدہر ہے طفلی کی وہ شرارت کدہر جوانی کی وہ حرارت
کدہر ہے مہوشون کی الفت گہڑی مین کچہ ہی گہڑی مین کچہ ہے
نہین ہے ایک حال پر زمانہ بدلتا رہتا ہے جا و دانہ
فسون ہے اسکا ہر اک فسانہ گہڑی مین کچہ ہے گہڑی مین کچہ ہے
کہان کی پیری شباب کیسا یہان برابر ہین پیر و برنا
سفر ہی درپیش آخرت کا گہڑی مین کچہ ہے گہڑی مین کچہ ہے
رہیگا کب تک تو یار سوتا اے جاگ بس سو چکا بہت سا
نہین ہے کچہ عمر کا بھروسا گہڑی مین کچہ ہے گہڑی کچہ ہے
دماغ جنکا تہا گل فلک پر سرون پہ رکہتے تھے تاج پر زر
وہ آج پھرتے ہین خوار در در گہڑی مین کچہ ہی گہڑی مین کچہ ہے
سمجھ ہے گر کچہ بھی تم کو ناصر خدا کی طاعت سے ہو نہ قاصر
مصیبتون پر ہو یان کی صابر گہڑی مین کچہ ہے گہڑی مین کچہ ہے

خطائین ہم سے ہوئی ہین بھاری الہی توبہ الہی توبہ
گذاری عصیان مین عمر ساری الہی توبہ الہی توبہ
نہ خوف دوزخ نہ یاد باری الہی توبہ الہی توبہ
یہ خود سری یہ خود اختیاری الہی توبہ الہی توبہ
کبھی نہ کی صدق سے عبادت نہ خاص اخلاص سے اطاعت
بھری ہے رگ رگ مین سو شرارت الہی توبہ الہی توبہ
تو چھوڑ سب یار و آشنا کو تو اپنے دل مین لبا خدا کو
زبان پہ رکھ دیکھ اس صدا کو الہی توبہ الہی توبہ
نہ ہوگا ابلیس تیرا ہمدم وہ بھاگتا ہی رہیگا پیہم

جو لب پہ ناصر ہو تیرے ہر دم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ناصر تو کر یاد خدا اول فنا آخر فنا
دل کو نہ دنیا سے لگا اول فنا آخر فنا

کیا اعتبار اس عمر کا اور کیا جوانی کا پتا
بیجا ہے اس پر آسرا اول فنا آخر فنا

گو عالم و فاضل بنا عالم کی نظروں میں چڑھا
جز موت کیا حاصل ہوا اول فنا آخر فنا

گر زور و زر حاصل کیا غالب زمانے پر ہوا
پھر بھی تو کچھ پھر کیا ہوا اول فنا آخر فنا

مت کر بدی پچھتائیگا جو کچھ کیا پیش آئیگا
اپنے کئے کو پائیگا اول فنا آخر فنا

مت دلبروں سے دل لگا خود دل کا ہو تو دلربا
ہو آپ اپنا آشنا اول فنا آخر فنا

کس کا شکاری تو بنا خود صید ہے تو موت کا
گرگ اجل پیچھے پڑا اول فنا آخر فنا

گلشن سے مت دل کو لگا گل بانگ بلبل پر نہ جا
ہر برگ گل کی ہے صدا اول فنا آخر فنا

باد رواں ہے زندگی آخر کو ہے شرمندگی
اے بندہ کر تو بندگی اوّل فنا آخر فنا

ناصر خدا کا خوف کر صبح و مسا خالق سے ڈر
کر یاد حق شام و سحر اول فنا آخر فنا

ملا دے خاک میں غافل خیال حکمرانی کو
نسیم صبح کا جھونکا سمجھ لے زندگانی کو
بلائیں لیتی پھرتی ہے فنا صبح و مسا تیری
نشان دائمی اپنا سمجھ تو بے نشانی کو

فنائی الفنا کی آتی ہین ہر سو سے آوازین
تو صرف عیش دو روزہ نہ کر اپنی جوانی کو
ہوائے دیر و کعبہ مین بھٹکتا ہے عبث انسان
مکان دل مین دیکھ اپنے مکین لامکانی کو
وفا کیسی خیال وصل شوق مہ لقا کیسا
سمجھ بحر عدم کا بلبلہ تو زندگانی کو
خیال ما سوا اللہ کو ملا خاک مین موسیٰ
سمجھتا صرف طور دل پہ رمز لن ترانی کو
دوئی کا زنگ اوڑا کر دیکھ لے آئینۂ دل مین
ہویدا سر مخفی کو عیان راز نہانی کو
خیال یار کیسا اور مجازی آشنا کیسے
ترا پاس نفس کافی ہے دل کی پاسبانی کو
حیات جاودانی کا ہے گر طالب تو اے ناصر
سمجھ اک کھیل لڑکون کا طلسم دیر فانی کو

تری حمد کیسے ہو یا خدا تری شان جل جلالہ
نہین مثل تیرا ترے سوا تری شان جل جلالہ
تو ہے خالق حجر و شجر تو ہے رازق ملک و بشر
تری حمد کرتے ہین بحر و بر تری شان جل جلالہ
تری ذات پاک ہے وحدۂ ترا ذکر جہر ہے سو بسو
ترا نام پڑھتے ہین کو بکو تری شان جل جلالہ
تو خیال مین نہ سما سکے نہ گمان و وہم مین آسکے
نہ کوئی قیاس مین لا سکے تری شان جل جلالہ
ترا مین ازل سے ہون مبتلا ترا وصل ہے مرا مدعا
ترے آستان پہ ہون آپڑا تری شان جل جلالہ
ترے نام پر ہون مٹا ہوا مرے دل مین تو ہے بسا ہوا

ہے زبان پہ بس یہہ چڑھا ہوا تری شان جل جلالہ

توہی بیکسون کا رفیق ہے توہی عاجزون کا شفیق ہے
تو رحیم ہے تو کریم ہے تری شان جل جلالہ

تری کر سکے کوی کیا ثنا ترا وصف ہووے بشر سے کیا
ہے ظہور تیرا ہر ایک جا تری شان جل جلالہ

ترا نام نامی ہے کیمیا تری ذات عالی ہے بے بہا
ترے در کا مجکو ہے آسرا تری شان جل جلالہ

ترے فضل پر ہے نظر مری ہے تری طرف کو بصر مری
لے خبر مری لے خبر مری تری شان جل جلالہ

ترا بندہ ناصر تفتہ جان ترے نام کا ہے وظیفہ خوان
اسے کر دے زبدۂ عارفان تری شان جل جلالہ

سمایا مرشد مین جو وہ سمجھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
اُٹھا جو غفلت کا پردہ دیکھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

جو دل سے حرف دوی مٹایا خدا کو خود اپنے دل مین پایا
یہ نغمہ ہر سانس نے سنایا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

لگاؤن کیون دل ستمگرون سے بڑھاؤن کیون ربط دلبرون سے
مین اپنا کیون ہون نہ آپ شیدا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

خودی کا پردہ جو رخ سے اُٹھا خدائی تھی یا خدا کا جلوہ
عجیب آیا نظر تماشا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

بہت پھرا در بدر بھٹکتا کھلا نہ مشکل کا عقدہ اصلا
تصور شیخ نے بتایا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

کہان کا دیر اور حرم ہے کس کا کہان کا گلشن کہان کا صحرا
مین برزخ شیخ ہون سراپا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

مین خاک صحرا مین کیون اوڑاؤن مین آسمان سر پہ کیون اوٹھاؤن
مین کیون پھرون آہ سرد بھرتا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

بہت پھر ادربدر پریشان خراب خستہ تباہ حیران
خودی بھلائی تو صاف دیکھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
جو فیض مرشد نے رنگ بدلا تو نحن اقرب کا قرب سمجھا
مین آج ناصر ہون دیکھتا کیا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

ہوالناصر

کوکت کوکت جنگل جنگل ڈھونڈھ پھرت ہون بن بن مین
ہردے مورے منڈیا چھاون پیا براجت انکھین مین
تمرے نین مورے من بھایو تمرے سین نے تیر چلایو
زہر بتاؤ کاہ سے آیو امرت ہے توری بتین مین
روؤ روؤ روت ندر بہایا روؤ کا ایک سمندر چلایا
گھونگٹ لیکر گھٹ مین سمایا چھائی بدریا تن من مین
آپ پیا تن من مین لبت ہے نحن اقرب آپ کہت ہے۔
رین دنا پھرکا ہے بجت ہے کن کی بانسری کانن مین
بھید یہہ تمرا پاوت ناہین اچیرج ہمرا جاوت ناہین
نین دوارے آوت ناہین پھرت ہیئے کے آنگن مین
انّی انا کا روپ دکھاوت نین مین دل مین آوت جاوت
لاتذر کہہ پھر فرماوت اپنے پیا قرآن مین
آپ الست کا راگ سنایا انترا آپ انتظر کا بتایا
انپھر روپ سروپ دکھایا کلیر کے میدانن مین
بنسی بجاوت سنیان مورے نین بھئے ہین جل کے کٹورے
آگ لگادی ناصر مورے تن تن تن نے تن من مین

ہوالناصر

جون تجت ہے تن من دہن کو وانے ہی ہر کو پایا ہے

جون جیت ہے من کو مت کو واٹنے ہی جلیتی مایا ہے
بین کرون کیا تو سے صابر بین ہو تو رے بھروسے صابر
گپت الوپ ہے موسے صابر روپ کی بدلی کا یا ہے
جگ پر لون مان جیت رہیگی اور پریتیت بھی مبیت رہیگی
صابر پیت کی ریت رہیگی جگ پر جا کی چھایا ہے
جہرنے کی موہے اٹھت ہے امنگا جُرتا ہے مورے لیکھے چنگا
جرت ہون جیسے ویسے پتنگا جوگ بھبوت رمایا ہے
سیکھا ہر ست بجلی کرکت برہ اگن مورے دل بین بھرکت
ناصر موری چھتین دھرکت صابر پی نہین آیا ہے

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ معہ تاریخ وصال و سنہ

وفات وجائے مزار

نمبر	اسمائے عظام رضہ	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۱	الٰہی بحرمت سید السادات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم	۱۲ر روز دوشنبہ	ربیع الاول	سنہ ۱۳ھ	مدینہ منورہ
۲	الٰہی بحرمت مظہر العجائب سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضہ	۲۱ر	رمضان	سنہ ۴۰	نجف
۳	الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو النصیر خواجہ حسن بصری رضہ	۴ر	محرم	سنہ ۱۱۰	بصرہ
۴	الٰہی بحرمت حضرت ابوالفضل عبد الواحد بن زید رحم	۲۷	صفر	سنہ ۱۷۷	بصرہ

نمبر	اسمائے عظام رضـ	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۵	الہی بحرمت حضرت فضیل بن عیاض رضـ	۳ر	ربیع الاول	سنہ ۱۸۷	مکہ معظمہ
۶	الہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضـ	یکم	شوال	سنہ ۱۶۲	مدینہ منورہ
۷	الہی بحرمت حضرت سدید الدین حذیفہ مرعشی رضـ	۱۴ر	شوال	سنہ ۲۵۲	بصرہ
۸	الہی بحرمت حضرت امین الدین ہبیرۃ البصری	۸	شوال	سنہ ۲۸۷	بصرہ
۹	الہی بحرمت حضرت خواجہ شمشاد علو دینوری	۱۴ر	محرم	سنہ ۲۹۹	
۱۰	الہی بحرمت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رضـ	۱۴ر	ربیع الثانی	سنہ ۳۲۹	بلاد شام
۱۱	الہی بحرمت حضرت احمد بن فرسافہ رضـ سید چشتی	۳ر	جمادی الثانی	سنہ ۳۵۵	چشت
۱۲	الہی بحرمت حضرت ابی محمد بن احمد رضـ	۱ر	ربیع الثانی	سنہ ۴۱۱	چشت
۱۳	الہی بحرمت حضرت ناصر الدین ابی یوسف	۳ر	رجب	سنہ ۴۵۹	چشت
۱۴	الہی بحرمت حضرت قطب الدین مودود	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت

نمبر	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	وصال سنہ	جائے مزار
	بن یوسف رض سید حسینی	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت
۱۵	الہی بحرمت حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی رض	۳	رجب	سنہ ۶۱۲	زندنہ ملک بخارا
۱۶	الہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی	۶	شوال	سنہ ۶۱۳	مکہ معظمہ
۱۷	الہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رض	۶	رجب	سنہ ۶۳۲	اجمیر
۱۸	الہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رض سید حسینی	۱۴	ربیع الاول	سنہ ۶۳۵	دہلی
۱۹	الہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین رض شیخ شکر اجودھنی فاروقی	۵	محرم	سنہ ۶۶۸	پاک پٹن
۲۰	الہی بحرمت حضرت مخدوم الکاملین سید مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رض سید حسینی ابن حضرت شاہ عبد الرحیم				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	ابن عبد السلام ابن حضرت سیف الدین ابن عبد الوہاب ابن حضرت غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رض				پیران کلیر متصل روڑکی ضلع سہارنپور
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین ترک				
۲۲	پانی پتی رض علوی	۱۹	شعبان	۷۱۶ھ	پانی پت
	الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء رض	۱۳	ربیع الاول	۷۶۵ھ	پانی پت
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رض فاروقی	۱۵	جمادی الثانی	۸۳۷ھ	ردولی
۲۴	الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد ردولوی رض	۱۷	صفر	۸۴۲ھ	ردولی
۲۵	الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ردولوی رض	۲۱	شعبان	۸۹۸ھ	ردولی
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رض شیخ نعمانی	۲۳	جمادی الثانی	۹۴۴ھ	گنگوہ ضلع سہارنپور
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رض شیخ فاروقی	۲۲	ذی الحجہ	۹۸۹ھ	تھانیسر
۲۸	الٰہی بحرمت حضرت				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	نظام الدین بلخی رض شیخ فاروقی	٨	رجب	سنہ ۱۰۳۵	بلخ
۲۹	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رض شیخ نعمانی اولاد امام اعظم	یکم	ربیع الثانی	سنہ ۱۰۴۰	گنگوہ
۳۰	الٰہی بحرمت حضرت محمد صادق گنگوہی رض	۱۷ر	محرم	سنہ ۱۰۶۰	گنگوہ
۳۱	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد گنگوہی رض	۲۲ر	ربیع الاول	سنہ ۱۰۹۹	گنگوہ
۳۲	الٰہی بحرمت حضرت شاہ غریب نواز رض اختیار پوری	۱۳ر	رمضان المبارک	سنہ ۱۱۲۹	رنبہ ضلع انبالہ
۳۳	الٰہی بحرمت حضرت سید محمد اعظم رض رنبوہی	۴ر	رجب	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۴	الٰہی بحرمت حضرت جمال قطب رض رنبوہی	۲۹	شعبان	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۵	الٰہی بحرمت حضرت محمد حیات رض سلپہانوی	۱۷	جمادی الاول	سنہ ۱۱۹۲	سلپہانی ضلع انبالہ
۳۶	الٰہی بحرمت حضرت سید غلام علی رض سلپہانوی	۱۵ر	ایضاً	سنہ ۱۲۱۰	ایضاً
۳۷	الٰہی بحرمت حضرت سید امیر الدین رض شاہ آبادی	۱۲ر	۱۰ ایضاً	سنہ ۱۲۴۳	ایضاً

نمبر شمار	اسمائے عظام	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۳۸	الٰہی بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شاہ محمد امام علی رامپوری رضہ شیخ انصاری	یکم	جمادی الاول	سنہ ۱۲۴۸	رامپور منیا ران ضلع سہارنپور اندرون مکان مسکونہ
۳۹	الٰہی بحرمت حضرت مولوی محمد حسن عرف مولوی محمد بخش رامپوری رضہ	۱۷	ذیقعد	سنہ ۱۲۶۹	رامپور منہیا ران برلب سڑک دیوبند متصل راجبہا
۴۰	الٰہی بحرمت حضرت میانجی کریم بخش رامپوری رضہ شیخ انصاری	۱۷ ار	شوال	سنہ ۱۲۷۹	رامپور منہاران متصل بڑاوہ و تالاب جاگون علا
۴۱	الٰہی بحرمت حضرت قلندر مشرب حضرت خواجہ طفیل علی خلف الاعظم شیخ الشیوخ حضرت شاہ محمد امام علی رامپوری	۲۸ ار یوم پنجشنبہ	ذالحجہ	سنہ ۱۳۱۳	رامپور منہاران اندرون خانقاہ حضرت سلطان مردان غیب شہید فی سبیل اللہ

اس خاکسار ابو الفیضان محمد شفیع ناصر فضل اللہ مراد کو حضرت پیر و مرشد برحق زبدۃ الکملا قلندر مشرب والد ماجدم خواجہ طفیل علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے سنہ ۱۲۹۴ ہجری بین کہ ہنگامہ عرس شریف حضرت سیدنا سید مخدوم محمد علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہٗ کا تھا مجمع مشایخ و صلحا میں صاحب ارشاد و مجاز فرمایا۔

حضرت حجۃ الصوفیہ مرشدنا عمو صاحب قبلہ قادری حافظ محمد صابر علی صاحب

علیہ الرحمۃ نے بھی سنہ ۱۳ھ میں بوفور شفقت صاحب ارشاد ومجاز فرمایا اور خلافت نامہ تحریر فرماکر بمقام لودیانہ معرفت مولنا شاق احمد صاحب السبیل ڈاک روانہ کیا۔ اس فقیر کے محبان دینی کو لازم ہے کہ دونوں حضرت کو وسیلہ حصول برکات وعرفان سمجھکر ایصال ثواب وفاتحہ سے یاد رکھیں۔

الٰہی بحرمت حضرت ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ مزار اندرون خانقاہ
قاری حافظ محمد صابر علی شب جمعہ وفات حضرت سلطان
خلف اصغر شیخ الشیوخ مردان غیب
حضرت شاہ محمد امام علی

شجرۂ منظومہ خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ

ہر دل میں نہاں ہے تو خدایا — کوزہ میں ہے گو یا بند دریا
ہر سینہ میں تیرا جلوۂ نور — ہر نخل ہے یہاں تو شجرۂ طور
غفلت میں ہمیں پڑے ہیں یارب — تونے تو سنایا نحن اقرب
گر ہوتی نہ یہ تو کیسے موسیٰ — سازارنی تجھے سنایا
غفلت کا جو پردہ ہو گیا شق — منصور نے کہدیا انا الحق
کیا خلق نے اُس کو سمجھا ہیہات — میں کیا کہوں چھوٹا منہ بڑی بات
ہر ذرہ میں تو ہے جلوہ فرما — ہے اصل میں آفتاب ذرا
اے قوتِ دستِ سینہ چاکان — واے دلِ دردہ دروں پاکان
ہیں چشت کے میر جتنے حضرات — لاتا ہوں شفیع بہر حاجات
وہ مطلق نور ذات سرمد — یعنے شہ دوسرا محمد
وہ سرورِ انبیا شہ دین — تحسین میں ہے جسکی طٰہٰ یٰس
اس رمز سے جو کہ ہووے آگاہ — سمجھے کہ یہہ کیا ہے بھید واللہ
یہہ نور وہاں نہ جب سمایا — اس حلیہ میں تب ظہور پایا
یثرب ظاہر میں گو وطن ہے — پر عرش پہ وہ خیمہ زن ہے

بس نعت کی اُس کی ہے یہی حد — وہ آپ احد ہے آپ احمد
یہہ بات کہی ہے فہم سے دور — سمجھے وہ کہ جس کے دل مین ہو نور
وہ جان نبی علی حیدر — نعرے نے گرا یا جس کے خیبر
وہ باب علوم ظاہری ہے — دریائے علوم باطنی ہے
جو معدن فیض ذو المنن ہے — وہ حضرت خواجۂ حسن ہے
وہ معرفت خدا امین واحد — مشہور باسم عبد واحد
وہ اہل کرم فضیل نامی — در زمرۂ اولیا گرامی
سلطان زمانہ یعنی ادہم — قبضہ مین تہا جسکے ایک عالم
دل مین ہوا حب حق کا جب جوش — اک لحظہ مین ماری سب پہ پاپوش
وہ مسند دین کا جا گزین ہے — وہ صاحب حق سدید دین ہے
وہ شیخ امین دین با جود — ممشاد علو اہل بہبود
سرخیل ابو اسحاق شامی — جو حق کے ہین معرفت مین نامی
دولت ملی جس کو حق کی لازوال — آن شیخ ابو احمد است ابدال
وہ حضرت خواجہ بو محمد — ممتاز ہے جو بہ فیض سرمد
وہ ناصر دین ولی سبحان — وہ حضرت قطب اہل عرفان
نعمت جسے بے عدد ملی ہے — حاجی وہ شریف زندنی ہے
عثمان کہ گزیدۂ زمن ہے — بعد اُس کے معین دین حسن ہے
ہین اُس کے کمال سارے مشہور — ہے وصف مین اُس کے خامہ مجبور
وہ کشتۂ تیغ عشق غیبی — یعنے کہ وہ قطب دین کاکی
کیا عشق خدائی بیچگون ہے — خامہ مرا یہان پہ سرنگون ہے
وہ شیخ فرید دین شکربار — اِس نام سے ہو زبان شکربار
ہے نام خدا عجیب یہہ ذات — ہون نام سے جس کے دور آفات
آب آگے رہ ادب جو آیا — خامہ مرا یہان پڑ کہڑا یا
لغزش مین زبان ہے دل ہے مضطر — آنسو ہین دوات کی شرودہ پر
سردفتر واصلان لاہوت — ہنگامہ فروز بزم ملکوت

مخدوم جہان علی صابر — ملجائے اصاغر و اکابر
مستغرق ذات حق شہہند — فیضش بہ گرفت روم تا سند
جو اہل عطا و لی رب ہے — وہ ترک ہے شمس دین لقب ہے
وہ شیخ جلال دین موسوم — وہ حضرت عبد حق ہین مخدوم
آن عارف واحد عبد حق نام — وان شیخ محمد اہل انعام
وہ حضرت شیخ عبد قدوس — ہے فیض سے اُس کے کون مایوس
وہ شیخ جلال دین ثانی — وہ شیخ نظام دین بلخی
آن شیخ ابوسعید مشہور — محبوب آن صادق است پر نور
وہ شیخ محمد ابن محبوب — وہ شاہ غریب حق کے مرغوب
ہین وحدت و معرفت سے توام — جنکا ہے لقب محمد اعظم
وہ شیخ جمال قطب یزدان — وہ شاہ حیات دوست سبحان
وہ جلوہ نماے بیمثالی — نام اوسکا غلام ہے علی بھی
وہ شاہ امیر دین معظم — عقدے کھلین جس سے دل کے پیہم
وہ قدوۂ عارفان ایزد — دریائے زلال لطف بیحد
سرچشمۂ فیض سرمدی ہے — نام اُس کا امام اور علی ہے
بخشی اوسے حق نے ایسی تاثیر — ہو اوس کی نظر سے خاک اکسیر
ہون لطف سے اس کے مشکلین دور — گر رحم ہو اوس کا نار ہو نور
اے زمرۂ طالبان ایزد — تمپر ہے عنایت مخلد
اس ذات کی ہے عجیب شفقت — خدام پہ یہان کے تا قیامت
وہ واقف سرِ علم منقول — اور کاشف نکتہ ہائے معقول
وہ علم و عمل مین بھی ہے یکتا — ہو زہد مین اُس کا کون ہمتا
وحدت مین ہے اُس کا قطرہ زن رخش — نام اوس کا محمد اور ہے بخش
وہ زبدۂ عاشقان اللہ — وہ رمز سے معرفت کی آگاہ
در مجمع عاشقان گرامی — یعنے کہ کریم بخش نامی
آن مظہر فیض لایزالی — وآن عین جلالی و جمالی

آن چشم و چراغ آفرینش ۔۔ وان نور فزائے شمع بینش
ہادی مرا حق کا وہ ولی ہے ۔۔ نام اوسکا طفیل اور علی ہے
سبحان اللہ یہہ نام پیارا ۔۔ آسایش جان ہے نور دل کا
مولی مرا پیر رہنما ہے ۔۔ عرفان ویقین کا بادشا ہے
سجادہ نشین ہے انبیا کا ۔۔ محبوب ہے جملہ اولیا کا
اوس ذات کا گر نہوتا سایا ۔۔ عالم پہ سدا تہا ظلم چہایا
ابنائے زمانہ سے ہون ڈرتا ۔۔ ہین ہرج ہین ورنہ کیا نہ کرتا
صدقہ سے سبہون کے اے خداوند ۔۔ کر عشق ہین اپنے مجہکو پابند
وہ جلوہ احمدی دکہا دے ۔۔ جو نقش دوئی کا ہے مٹا دے
دے سوز وگداز ایسا یا حق ۔۔ ہر موئے بدن سے کہے انا الحق
ہو نور جو دل کی ہے سیاہی ۔۔ روشن ہو زماہ تا بماہی
قایم مجہے رکہہ تو کار دین پہ ۔۔ کلمہ نقش صفا میری جبین پہ
جتنے کہ ہین خاندان کے خادم ۔۔ دنیا ہین نہ دین ہین ہون وہ نادم
جتنے کہ ہین پیر بہائی بہنین ۔۔ شامل ہون وہ محفل نبی مین
دنیا کا حصول مدعا ہو ۔۔ اور خیر پہ سب کا خاتما ہو
ناصر ہو ہمیشہ دین کی نصرت ۔۔ ہو رونق علم تا قیامت
کونین کا ہو حصول مقصد ۔۔ از حق نبی و آل امجد
جتنے ہین برادران چشتی ۔۔ ہون تیرے کرم سے سب بہشتی
دل مین نہ کوئی ترے سوا ہو ۔۔ جو ساز دوئی ہے سب فنا ہو
دے نغمہ ہو ہر اک بن ہو ۔۔ ہر تار نفس صدائے ہو ہو

تمت ۶۵ ۹۰۰ء

۱۳۵۱ھ کا واقعہ حضرت صاحب قبلہ قطب نور اللہ مرقدہ کا

یہ خاکسار ابو الفیضان محمد شفیع ناصر حسب عادت قدیم یوم پنجشنبہ برائے زیارت مزار پر انوار حضرت سلطان حجی مردان غیب شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمۃ کے کہ خلفاء اعظم حضرت محبوب سبحانی ابو محمد سید عبد القادر جیلانی غوث پاک قدس اللہ سرہٗ سے ہیں۔ و نیز برائے آستانہ بوسی پیر و مرشد برحق و سیلہ یومی و غدی حضرت قبلہ والد ماجد مستقلندر مشرب خواجہ طفیل علی نور اللہ مرقدہ کے جا رہا تہا کہ یکایک محبوب صاحب قبلہ مرشدنا حضرت قاری حافظ محمد صابر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دے کر بلایا اور فرمایا کہ شب میں نے دیکہا کہ تمہارے مکان مسکونہ میں مجلس میلاد سرور عالم صلعم منعقد ہے اور اس میں تمام مشائخ و صلحاء اکابر دین شیں جمع ہیں اور میں اور تم دونوں شامل ہیں قاری میلاد شریف نے یہ شعر پڑہ کر قیام کیا

اٹھو بہر تعظیم جلدی تمام — کہ تشریف لائے ہیں خیر الانام

یہ سنتے ہی سب حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور حضور سرور عالم صلعم جلوہ افروز ہوئے۔ یہ واقعہ فرما کر ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس پسندیدہ برگزیدہ خلاصۂ کائنات نبی کریم صلعم ہے اور تمہارے مکان میں انعقاد مولود شریف خیر و برکت روز افزوں ہو گی۔ جس وقت حضرت نے یہ واقعہ بیان فرمایا اسوقت خدمت شریف میں علاوہ دیگر حضرات کے میرے محب و مکرم جناب حافظ محمد جان صاحب رونق و برادرم سر ایا ابو العرفان مولوی محمد غوث الاسلام موجود تہے۔

ن ۱۱ ت ۸۹۱۵۲۳۱

۲۹۰۶۵

DUE DATE

ناصر، محمد شفیع -

ترانۂ ناصر

Date	No.	Date	No.

ن ۱۱ ت ۸۹۱۵۲۳۱

۲۹۰۶۵

ناصر، محمد شفیع

ترانۂ ناصر